يد الله على الجماعة (ترمذی) لا جماعة الا بامارة (دارمی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور

جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان

بانی: محدث حافظ محمد عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ

بانی: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ

حافظ محمد جاوید روپڑی رحمہ اللہ

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی

نگران اعلیٰ: صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی

جلد 58 | شمارہ 29 | جمعۃ المبارک 25تا31 جولائی 2014ء | فون 042-37656730 | فیکس 042-37659847

تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ

لاہور شہر میں جماعت اہلحدیث کی نماز عیدالفطر

ریس کورس پارک بالمقابل سروسز ہسپتال گلبرک روڈ لاہور میں سنت نبوی ﷺ کے مطابق کھلے میدان میں

شیخ الحدیث حضرت مولانا **حافظ عبدالغفار روپڑی**

امیر جماعت اہل حدیث پاکستان پڑھائیں گے (ان شاء اللہ)

نماز ٹھیک 7:30 بجے صبح ادا کی جائے گی۔

عیدگاہ میں لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردے کا معقول انتظام ہوگا۔

''تنظیم اہل حدیث'' کی جانب سے قارئین کرام کو پرخلوص

عید مبارک

ادارہ

درس حدیث

حافظ عبدالوحید روپڑی (سرپرست جماعت اہلحدیث)

حصول امن کے سنہری اصول بزبان رسول مقبول

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَهُوَ الَّذِي يَزْنِي وَيَسْرِقُ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ قَالَ لَا يَا بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ يَا بِنْتَ الصِّدِّيقِ وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ يَصُومُ وَيَتَصَدَّقُ وَيُصَلِّي وَيَخَافُ أَنْ لَا يُتَقَبَّلَ مِنْهُ ''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت والذین یوتون ما اتوا وقلوبھم وجلة کے بارہ میں پوچھا کہ اس سے مراد کیا وہ لوگ ہیں جو شراب نوشی اور چوری کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: صدیق کی بیٹی! نہیں اس سے مراد وہ نہیں بلکہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں ان کے دلوں میں خوف ہوتا ہے کہیں یہ عبادت اللہ تعالیٰ کے ہاں رد نہ کر دی جائے۔'' (ابن ماجه كتاب الزهد باب التوقى فى العمل ص 697 رقم الحديث: 4198)

اللہ تعالیٰ کا خوف اور ڈر انسان کو برائی کی طرف جانے سے روکتا ہے اور نیکی کرنے کا سبب بنتا ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی ذات مبارکہ سے ڈرنے کا بار بار حکم دیا ہے، اگر انسان خوف الٰہی سے مزین ہو تو پھر اس کی عبادات خشوع اور خضوع سے مزین ہو کر شرف قبولیت پاتی ہیں۔ لیکن اگر انسانی دل خوف باری تعالیٰ سے خالی ہو تو وہ اچھے کاموں کی طرف راغب نہیں ہوتا یا پھر کچھ وقت کے لیے وہ عبادت کرتا ہے پھر اُسے ترک کر دیتا ہے۔ جیسا کہ ہمارے معاشرے کے بعض لوگ رمضان المبارک میں تو عبادت کرتے ہیں قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور نماز پنجگانہ بھی ادا کرتے ہیں اسی طرح ذکر الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھتے ہیں اور صدقہ و خیرات بھی بڑھ چڑھ کر کرتے ہیں لیکن جیسے ہی رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہوا وہ ان تمام عبادات یا ان میں سے بعض کو ترک کر دیتے ہیں حتیٰ کہ فرض نمازوں سے بھی غفلت اور سستی کرتے ہیں کیونکہ ان کے دل خوف الٰہی سے خالی ہوتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ''اپنے رب کی عبادت کرتے رہو یہاں تک کہ تمھیں موت آجائے۔'' (الحجر: 99) یہاں بظاہر خطاب اور حکم رسول اللہ ﷺ کو ہے لیکن تعلیم اُمت مسلمہ کو دی جا رہی ہے۔ نبی کریم ﷺ کو ہیشگی کے ساتھ کرنے والا عمل بڑا محبوب تھا۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہؓ بیان فرماتی ہیں: كَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ''رسول اللہ ﷺ کو وہی عمل محبوب تھا جس پر عمل کرنے والا ہیشگی کرے اور اس میں انقطاع نہ آنے دے۔'' (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الایمان باب احب الدین الی اللہ دومہ ج 1 ص 231 رقم الحدیث: 43)

اسی طرح سیدنا ثوبانؓ سے مروی ہے: اِسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ ''تم استقامت اختیار کرو اور ہرگز اس کی طاقت نہیں رکھو گے، اس بات پر یقین کر لو کہ تمھارا بہترین عمل نماز پڑھنا ہے اور ایک سچا مومن ہی ہمیشہ حالت وضو میں رہتا ہے۔'' (ابن ماجه كتاب الطهارة باب المحافظة على الوضوء ص 66 رقم الحديث: 277)

جماعت اہل حدیث کی خصوصی ترجمان
ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور

مدیر انتظامی
حافظ عبدالوہاب روپڑی
فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

فلسطینیوں پر اسرائیلی حملے اور عالم اسلام کی ذمہ داری

اسرائیل نے 20 جون سے فلسطین کے گنجان آباد علاقے غزہ اور رفاہ پر زمینی حملے اور فضائی بمباری شروع کی ہوئی ہے۔ دنیا کی نظروں میں دھول جھونکنے کے لیے ڈرامہ رچایا جارہا ہے کہ تین اسرائیلی لڑکوں کو اغوا کر کے قتل کر دیا گیا ہے۔ اگر اس واقعہ کو درست بھی تسلیم کر لیا جائے تو اس کے لیے کمیشن بنایا جاسکتا تھا۔ تحقیق وتفتیش کی جاسکتی تھی، عالمی سطح پر یہ معاملہ اٹھایا جاسکتا تھا۔ یہ اس امر کا جواز نہیں بنتا کہ اس کی آڑ میں دو شہروں پر زمینی اور فضائی حملے شروع کر دیے جائیں اور جو فلسطینی قابو آئے اسے اپنے ٹارچر سیلوں میں لے جا کر ظلم وتشدد کا نشانہ بنایا جائے۔ اغلب امکان یہی ہے کہ اسرائیل نے غزہ پر چڑھائی کرنے کا بہانہ تراشنے کے لیے یہ افسانہ تراشا ہے یا خود یہ عمل کیا ہے؟ دراصل اسرائیل یہ چاہتا ہے کہ غزہ اور رفاہ کے علاقہ سے فلسطینی نکل جائیں اور وہ ان علاقوں کو اسرائیل کا حصہ بنالے۔

تادم تحریر تین سو کے قریب فلسطینی مرد، عورتیں، بچے شہید ہو چکے ہیں اور دو ہزار کے قریب شدید زخمی ہو چکے ہیں۔ زیادہ تعداد شہید اور زخمی ہونے والوں میں عورتوں اور بچوں کی ہے۔ ظلم اور وحشت کے یہ مناظر اتنے ہولناک ہیں کہ کوئی صاحب اولاد ان پھول جیسے معصوم بچوں کے زخمی جسم اور لاشے دیکھ کر آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہیں کوئی ماں اپنی ننھی سی بچی کو کفن میں لپیٹے ہوئے اپنے سے لگائے ہوئے ہے اور کہیں کوئی باپ گلاب کے پھولوں جیسے دو ننھے زخمی بچوں کو گلے لگائے بیٹھا ہے ظلم وستم کا یہ شیطانی کھیل اس ماہ مبارک میں جبکہ فلسطینی روزے کی حالت میں ہوتے ہیں۔ یہ ظلم و تشدد تا حال جاری ہے اور نا معلوم کب تک جاری رہے گا۔ امریکہ جس کی آشیر باد سے یہ گھناؤنا کھیل کھیلا گیا تھا اب کھل کر اس نے اسرائیلی حملوں کی حمایت کر دی ہے۔ اقوام متحدہ خاموش ہے۔ ہمیں عالمی اداروں سے تو کوئی توقع نہیں۔ خود اسلامی ممالک میں سے چند ایک نے زبانی مذمت کی ہے باقی

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
منیجر: حافظ عبدالظاہر عاذب
0300-8001913
Abdulzahir143@yahoo.com
کمپوزنگ: وقار عظیم سحلی 0300-4184081

فہرست

درس حدیث 1
اداریہ 2
الاستفتاء 5
تفسیر سورۃ الاعراف 7
عید الفطر گزارنے کا اسلامی طریقہ 10
فضائل رمضان 13

زرتعاون

فی پرچہ.....10 روپے
سالانہ.....500 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

مسلمان ممالک ابھی اپنی زبانیں دانتوں میں دبائے ہوئے ہیں۔

قرآن مجید نے تو پوری اُمت مسلمہ کے ہر فرد کو دوسرے مسلمان کا بھائی قرار دیا تھا خواہ ان میں سے ایک کرۂ ارضی کے مشرق میں رہتا ہو اور دوسرا مغرب میں قیام پذیر ہو۔ امام کائنات حضرت محمد ﷺ نے جن کا ایک ایک فرمان ہمارے لیے حکم کا درجہ رکھتا ہے انھوں نے پوری اُمت مسلمہ کو ایک جسم قرار دیا تھا کہ اگر جسم کے کسی ایک عضو کو تکلیف ہو تو پورا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ خود اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی کسی اور کو اس پر ظلم کرنے دیتا ہے۔ مسلم اُمہ کو حضور ﷺ نے ایک مضبوط دیوار سے تشبیہ دی ہے جس کی ہر اینٹ دوسری اینٹ کی تقویت کا باعث ہے۔

سابقہ اُمتیں اپنے انبیاء پر اُترنے والی کتب اور صحائف اور خود اپنے انبیاء کی تعلیمات کو فراموش کر بیٹھی تھیں جس کے نتیجے میں وہ تباہ و برباد اور مغضوب ہوگئیں۔ کیا اُمت مسلمہ بھی اپنے پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر اُترنے والی کتاب اور آپ کی تعلیمات کو بھلا بیٹھی؟ نہیں نہیں۔ ہم اپنے پیغمبر ﷺ سے اپنی جانوں سے بھی زیادہ محبت کرتے ہیں، ان کے ایک ایک ارشاد کو اپنے لیے فرضیت کا درجہ دیتے ہیں، ان کی عزت وحرمت پر مر مٹنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔

بدقسمتی سے اُمت مسلمہ کے حکمرانوں کی اکثریت اپنی اپنی حکومتیں برقرار رکھنے کے لیے ان پر انحصار کر رہی ہے جو اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن ہیں اور پھر ان حکمرانوں کے ذریعے مسلمانوں میں اختلاف و افتراق پیدا کر رہے ہیں۔ عراق میں کیا کیا ہے؟ صدام کے پاس مہلک ترین ہتھیاروں کا جھوٹا بہانہ بنا کر سُنی حکومت ختم کر کے شیعہ حکومت قائم کر دی اور یوں باہمی نفرت کی دیواریں کھڑی کر دیں۔ افغانستان میں سُنی العقیدہ طالبان کی حکومت ختم کر کے حامد کرزئی شیعہ کو مسلط کر دیا۔ شام میں بشار الاسد کو سُنی مسلمان آبادی کچلنے کا ٹاسک دے دیا۔ مصر میں اخوان المسلمون کو چن چن کر ختم کرنے کی ذمہ داری فوجی آمر کو دے دی۔

آج پورے کرۂ ارضی پر خون مسلم بہہ رہا ہے۔ کشمیر میں ہندو خونریزی کر رہا ہے۔ برما میں بدھ بھکشو جو دنیا بھر میں بھگے بھگت بنے ہوئے ہیں وہ مسلمانوں کا خون بہا رہے ہیں۔ کہیں اپنوں کے ہاتھوں اور کہیں غیروں کے ہاتھوں۔ آج اللہ کی زمین خونِ مسلم سے رنگین ہے۔ کیا یہ خون یونہی بہتا رہے گا؟ کیا مسلمان بیٹیوں کی عزتیں یونہی برباد ہوتی رہیں گی؟ اس زمین پر کوئی محمد بن قاسم پیدا نہیں ہوگا؟ آٹھ نومبر 2005 کو بھارت کے شہر چنڈی گڑھ میں ایک مذاکرہ ہوا تھا جس میں اسرائیلی مندوب ان کا ایک سابق ایڈمرل تھا دنیا جہاں سے نمائندے آئے ہوئے تھے اور اس عالم پر تقریر کرتے ہوئے اس نے فلسطین میں قیام امن کا فارمولا پیش کیا تھا کہ اس زمین پر امن قائم کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ تمام فلسطینیوں کو مار دیا جائے۔ اگرچہ اس کی تقریر پر کچھ لفظی تنقید کی گئی لیکن اسرائیل اپنے اس ناپاک عزم پر عمل پیرا ہے۔

اُمت مسلمہ اگر آج دنیا میں عزت اور وقار سے رہنا چاہتی ہے تو اس کے سامنے ایک ہی راستہ ہے کہ وہ باہمی اختلافات ختم کر کے یورپی یونین کی طرز پر اسلامی اخوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی الگ تنظیم قائم کرے اور ''اخوت اسلامی'' کے تحت اپنی کرنسی مشترکہ دفاع، باہم تجارت، باہمی افرادی قوت، اپنا ایک مرکز قائم کرے۔ اقوام متحدہ یہود و نصاریٰ، ہنود اور غیر مسلم آبادیوں کے دفاع کا ادارہ ہے۔ مسلمانوں کے خلاف اس کا کردار کوئی ڈھکا چھپا نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام کو پٹرول، کوئلہ، سونا، ہیرے جواہرات غرضیکہ دنیاوی دولت سے مالا مال کیا ہوا ہے۔

آج مسلمان ایٹمی قوت سے بہرہ ور ہیں۔ خوردونوش اور تمام اشیائے صرف سے مالا مال ہیں۔ اُمت مسلمہ میں صرف اتفاق و اتحاد کی کمی ہے، اگر حکمران ذرا عقل وشعور سے کام لے لیں تو ایک پورا کرۂ ارضی ایک ایک مسلمان کے لیے امن وعافیت کی جگہ بن جائے گا اور یہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی تعمیل ہوگی جس میں ہمارے لیے اللہ کی رحمت، برکت کی بارشیں نازل ہوں گی۔ اسلام امن کا مذہب ہے، جب ہم ایک قوت بن جائیں گے، ہمارے وسائل اغیار کے پنجہ استبداد سے نکل آئیں گے، ہم کسی کے خلاف جارحیت نہیں کریں گے لیکن ہمارے متحد ہونے سے کوئی ہمارے خلاف بھی جارحیت نہیں کر سکے گا۔

آج اُمت مسلمہ کے کتنے ممالک ہیں جن کے پاس افرادی قوت ہے لیکن دولت نہیں اور کتنے ہی ممالک ہیں جن کے پاس افرادی قوت کی کمی ہے لیکن ان کی دولت سے یہود ونصاریٰ کے بنک بھرے پڑے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو جدید ٹیکنالوجی کے ایسے ماہرین دیے ہیں جو اپنی ذہانت سے مغرب کو اوج ثریا پر پہنچا رہے ہیں۔ آج مغرب مسلمانوں کا سرمایہ غریب مسلمان ممالک کو بھاری شرح سود پر دے کر اپنے ممالک کی معیشت کو مضبوط بنا رہا ہے۔ امریکہ اور یورپ خود اس وقت سے خوفزدہ ہیں جب مسلم اُمہ اپنا ایک الگ اسلامی بلاک تشکیل دے لے گی۔

1974ء میں پاکستان میں شاہ فیصلؒ اور ذوالفقار علی بھٹو کی کوششوں سے اسلامی سربراہی کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں ان خطوط پر کام کرنے پر اتفاق رائے کیا گیا لیکن اسلام دشمن طاقتوں کی سازشوں کا اندازہ لگائیں کہ اس کانفرنس میں شریک اسلامی ممالک کے سربراہوں میں سے کوئی بھی طبعی موت نہیں مرا۔ دشمن نے فوراً اس ایجنڈے کی تکمیل تو در کنار شروع کرنے سے پہلے ان حکمرانوں کو ٹھکانے لگانے کا منصوبہ بنایا اور کامیاب رہا۔ اس کا بنیادی سبب یہی ہے کہ ہم نے دشمن کو خود اپنے اوپر اس قدر مسلط کیا ہوا ہے کہ وہ اسلامی ممالک کی سیاست میں اندر تک گھسا ہوا ہے۔ اس لیے پہلے ہوم ورک مکمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر 1974 کی اسلامی سربراہی کانفرنس سے پہلے ہوم ورک مکمل کر لیا جاتا اور تمام معاملات خفیہ ڈپلومیسی سے طے کر لیے جاتے اور کانفرنس میں محض حتمی اعلان کر کے عملدرآمد شروع کر دیا جاتا تو دشمن خائب وخاسر رہ جاتا۔

جس دن اس کرۂ ارضی پر اسلامی بلاک تشکیل پا گیا، دنیا کی سیاست کا نقشہ تبدیل ہو جائے گا۔ دنیا میں اپنا نیو ورلڈ آرڈر چلانے والوں پر اللہ کی زمین تنگ ہو جائے گی۔ وہ اسرائیل جو ہمارے قبلہ اول پر قابض ہے اس یہودی کو پوری دنیا میں کہیں جائے پناہ نہیں ملے گی۔ بہت بڑی عالمی طاقتیں خود تمہارے ساتھ اتحاد کے لیے بے چین ہوں گی، جنھوں نے اللہ کی زمین کو شر اور ظلم سے بھر رکھا ہے۔ اپنے مظالم کی تلافی کے لیے تمہارے سامنے دست بستہ کھڑے ہوں گے۔ کفر کے سامنے اپنے مفادات کے سوا کوئی مرکز نہیں ہے جبکہ ہمارا اللہ ایک، رسول ایک، کتاب ایک، مذہب ایک، ہمارا قبلہ وکعبہ ایک۔ جس دن مسلم حکمرانوں نے اس رب کے گھر میں بیٹھ کر اپنے دلوں کو رنگ ونسل، علاقہ وزبان، فرقہ بندیوں اور گروہ بندیوں سے بالاتر ہو کر کلمہ طیبہ کو اپنی محبتوں کی بنیاد بنا کر ایک اُمت ہونے کا اعلان کر دیا۔ وہ دن اس زمین پر ظلم کے خاتمے اور امن عالم کا دن ہوگا۔ عرب وعجم کی تفریق کرنے والو میرے پیارے پیغمبر ﷺ نے

ساڑھے چودہ سو سال قبل تعصبات کے ان بتوں کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے پاش پاش کر کے تمہیں بھائی بھائی بنایا تھا۔ آیئے سوا ارب مسلمان ایک قوت بن کر اللہ کی زمین کو ظلم سے پاک کرنے کا عہد کریں اور اللہ کے نام کو بلند کرنے کا عزم کریں۔

الاستفتاء

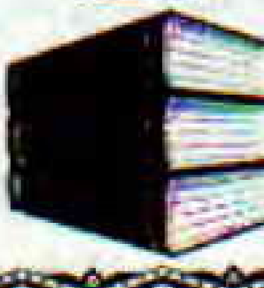

حافظ عبدالوہاب روپڑی

صدقۃ الفطر کے مصارف کون؟

سوال: صدقۃ الفطر عید کا چاند نظر آنے کے بعد ادا کرنا چاہیے یا اس سے پہلے بھی ادا ہو سکتا ہے اور اس کے مستحق کون لوگ ہیں؟ یہ فقیروں امام مسجد یا اپنے غریب عزیز رشتہ داروں کو دیا جا سکتا ہے؟ کیا اپنے ماتحت ملازم کی تنخواہ صدقۃ الفطر یا زکوٰۃ کی مد سے دی جا سکتی ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلہ کی وضاحت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

سائل: وقار عظیم بھٹی

الجواب بعون الوهاب: سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ "رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقۃ الفطر کی حفاظت کے لیے مقرر اور مامور فرمایا ایک چور رات کے اندھیرے میں آیا اُس نے صدقۃ الفطر چوری کرنے کی کوشش کی تو میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا: میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی عدالت میں ضرور پیش کروں گا۔ اُس نے کہا میں ایک محتاج، کثیر العیال اور سخت ضرورت مند ہوں تو میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تیرے قیدی نے تیرے ساتھ رات کو کیا کیا ہے؟ میں نے آپ کو سارا واقعہ سنایا اور عرض کی کہ میں نے اس پر ترس کرتے ہوئے چھوڑ دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جھوٹا ہے وہ دوبارہ پھر آئے گا، وہ دوسرے دن آیا میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا: آج تجھے ہر صورت دربارِ رسالت میں پیش کیا جائے گا اُس نے پھر منت سماجت کی، مجھے ترس آیا میں نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر مجھے کہا اے ابوہریرہؓ تیرے قیدی نے تیرے ساتھ کیا کیا ہے؟ میں نے پھر سارا واقعہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اُس نے جھوٹ بولا ہے وہ دوبارہ پھر آئے گا۔ تیسرے دن آیا تو میں نے اُسے چوری کرتے ہوئے پکڑ لیا اور اُسے کہا آج تجھے ہر صورت رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا جائے گا، اُس نے پھر منت سماجت کی لیکن میں نے اُسے نہ چھوڑا، اُس نے مجھے کہا تو اس شرط پر تو مجھے چھوڑے گا کہ ایسے کلمات میں تجھے بتلاتا ہوں جب تو ان کو بستر پر لیٹنے سے پہلے پڑھ لے گا، کوئی شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا، اُس نے مجھے آیت الکرسی بتلائی تو میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے تیسرے دن مجھ سے دریافت کیا: تیرے قیدی نے تیرے ساتھ کیا کیا ہے؟ میں نے پھر سارا واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا: یہ شیطان تھا لیکن تجھے بات سچی بتلا گیا ہے۔

(بخاری بشرح الکرمانی کتاب الوکالۃ باب اذا وکل رجلا فترک الوکیل شیئا فاجازہ الموکل فھو جائز ج10 ص119 رقم الحدیث: 2311)

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ صدقۃ الفطر کو جمع ہوئے تین دن یا اس سے زیادہ ایام ہو چکے تھے اور اس صدقۃ الفطر کا جمع ہونا عید الفطر کا چاند نظر آنے سے قبل ہی تھا۔ اس کے علاوہ صدقۃ الفطر کی غرض حدیث میں یہ بیان ہوئی ہے کہ مساکین کو عید کے دن دربدر پھرنے سے مستغنی کر دیا جائے اور یہ چیز تب ہی ہو سکتی ہے جب اسے عید سے قبل ادا کر دیا جائے، چونکہ صدقۃ الفطر رسول اللہ ﷺ نے شوال کا چاند نظر آنے سے تین دن یا اس سے بھی قبل اکٹھا کیا تھا اس سے معلوم ہوا کہ صدقۃ الفطر آخری عشرے میں دینا چاہیے یعنی اس صدقہ کی ابتدا آخری عشرہ کے شروع ہونے کے ساتھ اور انتہا نمازِ عید الفطر کی ادائیگی سے قبل ہوگی۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ "جو شخص اسے (صدقۃ الفطر) نمازِ عید سے پہلے

ادا کرے تو وہ مقبول زکوۃ ہے اور جو شخص اسے نمازِ عید کے بعد ادا کرے تو وہ عام صدقوں میں سے عام صدقہ ہے۔" (ابوداود کتاب الزکاۃ باب زکاۃ الفطر ص 279 رقم الحدیث: 1609)

صدقۃ الفطر کے مصارف زکوۃ والے ہی ہیں۔ قرآن مجید میں وہ اس طرح مذکور ہیں: إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ "فقراء، مساکین، عاملین زکوۃ کو جمع کرنے والے، تالیف قلب کے لیے، غلاموں کو آزاد کرنے کے لیے، مقروض، فی سبیل اللہ اور مسافر" (التوبہ: 60)

صدقۃ الفطر صرف ان مذکورہ بالا مصارف کو ہی دیا جاسکتا ہے، اگر امام مسجد یا عزیز و اقارب اور ماتحت ملازمین ان مذکورہ لوگوں میں شامل ہوں تو ان کو صدقۃ الفطر دیا جاسکتا ہے لیکن ایسے افراد کو بطور اجرت صدقۃ الفطر نہیں دیا جاسکتا جبکہ تنخواہ و اُجرت کے زمرے میں شامل ہے اس لیے تنخواہ کے عوض کسی کو فطرانہ دینا جائز نہیں۔ فقط

بقیہ: تفسیر سورۃ الاعراف

اخذ شدہ مسائل:

(1) اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرنے کا حکم دے کر تمام خود ساختہ عقائد اور رسوم و رواج کی تردید کی ہے (2) اللہ رب العزت نے انسان کو حلال چیزیں کھانے اور پینے کی اجازت دینے کے ساتھ ساتھ ہر چیز میں اسراف کو حرام قرار دیا ہے (3) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پاکیزہ و حلال چیزوں کو حرام قرار دینے والوں کی پُرزور مذمت کی ہے (4) حلال اور پاکیزہ چیزوں کو اہل ایمان کے لیے دنیا و آخرت میں خالص کر دیا گیا ہے، ان سے فائدہ اٹھانے پر اہل ایمان سے باز پرس نہیں ہوگی (5) نافرمان اور سرکش لوگوں کو دنیا میں یہ نعمتیں استعمال کرنے کے سبب روزِ محشر دردناک عذاب سے دوچار کر دیا جائے گا۔

□□□

بقیہ: درس حدیث

خوف الٰہی انسان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی طرف لے جاتا ہے اور اسی وجہ سے انسان امورِ خیر پر استقامت سے قائم رہتا ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے زندگی کے تمام معاملات میں سب سے پہلے اپنی ذات کے خوف کا حکم دیا ہے کیونکہ اگر انسان کا دل خوف الٰہی سے لبریز ہو جائے تو کوئی طاقتور کمزور پر ظلم اور زیادتی نہیں کرسکتا اور نہ ہی کوئی انسان حدود اللہ کی پامالی کا سوچ سکتا ہے کیونکہ ہر عبادت کی حکمت خوف الٰہی بتلائی گئی ہے۔ ہمیں ہر ممکنہ کوشش کرنی چاہیے کہ ہمارے دل بھی اس لازوال دولت سے مزین ہوجائیں، اگر ہمارے دل اس دولت سے آراستہ ہو جائیں تو کسی طاقت اور قوت کے بغیر ہی معاشرے میں ایسا امن قائم ہوسکتا ہے جس کی مثال دنیا پیش کرنے سے قاصر ہوگی، عید الفطر بھی اسی چیز کا سبق دیتی ہے۔

□□□

جنت میں گھر بنائیں

مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

"جو اللہ کیلئے مسجد بنائے، اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت میں گھر بناتا ہے"

مناواں جی ٹی روڈ لاہور کے بالکل قریب جماعت اہلحدیث اور حاجی نذیر احمد کی زیر نگرانی دو کنال کے وسیع و عریض رقبہ میں مسجد تعمیر کی جاری ہے، چھت پر لینٹر پڑ چکا ہے اب اینٹ بجری، ریت، سیمنٹ کی اشد ضرورت ہے۔ اہل خیر حضرات و خواتین سے خصوصی اپیل ہے کہ وہ مسجد کی تعمیرات میں دل کھول کر عطیات دیں۔ دنیا و آخرت میں اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو آمین

[منجانب: نعیم احمد

[0345-7656730_0321-9794129

تفسیر سورۃ الاعراف

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ)

(قسط نمبر 9)

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۝ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ۝ "اے اولاد آدم! جب بھی کسی مسجد میں جاؤ تو آراستہ ہو کر جاؤ اور کھاؤ پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۝ کہہ دیجیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے جو زینت اور کھانے پینے کی پاکیزہ چیزیں پیدا کی ہیں انھیں کس نے حرام کیا؟ کہہ دیجیے یہ چند چیزیں دنیا کی زندگی میں ان لوگوں کے لیے ہیں جو ایمان لائے ہیں اور قیامت کے دن تو خالصتاً انھی کے لیے ہوں گی، ہم اسی طرح اپنی آیات کو صاف صاف بیان کرتے ہیں ان کے لیے جو علم رکھتے ہیں۝"

مشکل الفاظ کے معانی:

خُذُوْا	تم پکڑو (اپناؤ)
لَا تُسْرِفُوْا	اسراف مت کرو

ماقبل سے مناسبت:

اللہ تعالیٰ نے عبادت میں عدل اور استقامت کا حکم دینے کے بعد بندوں کو عبادت (نماز اور طواف کے وقت) میں لباس پہننے کا حکم دیا ہے اور اپنے بندوں کے لیے کھانا پینا اسراف کے بغیر حلال کیا ہے۔

التوضیح:

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ

عبادت میں انتہائی درجہ کی انکساری وعاجزی اور خشیت الٰہی ہوتی ہے اور لباس ان اشیاء کے حصول میں ممد ومعاون ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ عبادت میں سب سے اہم چیز حکم باری تعالیٰ کی کماحقہ بجا آوری ہے جبکہ کفار کی عبادات اپنے خود ساختہ طریقوں پر مبنی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا: تمھارے خالق ومالک نے عام حالات میں تمھیں لباس پہننے کا حکم دیا ہے۔ وہ عبادت کے وقت برہنہ ہونے کی کس طرح اجازت دے سکتا ہے؟ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں: عورت برہنہ حالت میں بیت اللہ کا طواف کرتی اور کہتی کہ کون مجھے طواف میں شرم گاہ ڈھانپنے کے لیے عاریتاً کپڑا دے گا اور وہ یہ اشعار بھی پڑھتی: "آج کے دن میرا بعض یا سارا جسم برہنہ ہے اور میں برہنہ جسم کو کسی کے لیے حلال نہیں کرتی۔"

اللہ نے ان کی تردید کرتے ہوئے فرمایا: خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ اللہ تعالیٰ نے تو تمھیں ہر نماز کے لیے زینت (لباس زیب تن کرنے کا) حکم دیا ہے، چونکہ طواف بھی عبادت اور مسجد حرام میں کیا جاتا ہے تو یہ بھی برہنہ حالت میں نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان اطہر سے بھی یہ اعلان کروایا: اَلَا لَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانًا "خبردار! کوئی بھی برہنہ حالت میں طواف نہ کرے۔" (الموسوعة الحديثية مسند امام احمد بن حنبل ج 13 ص 356 رقم الحديث: 7977 بخاری بشرح الكرماني كتاب الصلاة باب ما يستر من العورة ج 4 ص 27 رقم الحديث: 369 مسلم كتاب الحج باب يحج البيت مشرك ج 3 جز 9 ص 98 رقم الحديث: 1347)

بہترین لباس:

رسول اللہ ﷺ نے سفید لباس کو بہترین لباس قرار دیا ہے اور فرمایا: سفید لباس زیب تن کیا کرو کیونکہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو، تمہارا بہترین سرمہ اثمد ہے کیونکہ یہ نظر کو تیز کرتا اور بالوں کو اُگاتا ہے۔ (الموسوعة الحديثية مسند امام احمد بن حنبل ج4 ص94 رقم الحديث:2219 سنن ابی داود كتاب الطب باب في الكحل ص696 رقم الحديث:3878 سنن ابن ماجه كتاب الجنائز باب ماجاء فيما يستحب من الكفن ص 261 رقم الحديث:1472 صحيح)

جمہور اہل علم فرماتے ہیں: یہ آیت مبارکہ اس بات پر دلیل ہے کہ شرم گاہ کو ڈھانپنا نماز کے فرائض سے ہے (قرطبی ج9 ص193) انسان پر نماز اور غیر نماز میں اپنا ستر ڈھانپنا لازم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مسور بن مخرمہ کو فرمایا: ارجع الى ثوبك فخذه ولا تمشوا عراة "اپنا کپڑا پہن اور برہنہ مت پھر۔" (مسلم كتاب الحيض باب التستر عند البول ج2 جز4 ص 30 رقم الحديث:341)

نمازی کا لباس:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھے ننگے ہوں۔ (بخاری بشرح الكرماني كتاب الصلاة باب اذا صلى في الثوب الواحد ج4 ص17 رقم الحديث: 359 مسلم كتاب الصلاة باب الصلاة في ثوب واحد ج2 جز4 ص194 رقم الحديث:510)

صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور اپنے تہہ بند چھوٹے ہونے کی وجہ سے اپنی گردنوں پر گرہ لگا لیتے اور عورتوں سے کہا جاتا: تم اس وقت تک اپنے سر سجدے سے نہ اُٹھاؤ جب تک مرد سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں۔ (بخاری بشرح الكرماني كتاب الصلاة باب اذا كان الثوب ضيقا ج4 ص20 رقم الحديث:362)

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: لوگوں نے ایک چادر، تہہ بند اور قمیص اور شلوار میں نماز پڑھی ہے، اب اللہ تعالیٰ نے تم پر وسعت کر دی تم بھی اپنی جانوں پر وسعت کرو یعنی پورا لباس پہن کر نماز پڑھو۔ (بخاری بشرح الكرماني كتاب الصلاة باب الصلاة في القميص ج4 ص 23 رقم الحديث:365 دارقطني كتاب الصلاة باب الصلاة في الثوب الواحد ج1 ص604 رقم الحديث:1076)

سیدنا علی المرتضیٰؓ نے کچھ لوگوں کو نماز میں سدل (گردن پر کپڑا لٹکانا) کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ یہودی ہیں جو اپنے عبادت خانے سے باہر آتے ہیں۔ (المصنف ابن ابی شیبة رقم الحديث:6480) اسی طرح بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر نہیں ہوتی۔ (سنن ابی داود كتاب الصلاة باب المرأة تصلي بغير خمار ص117 رقم الحديث:641 صحيح)

مرد کے لیے نماز اور غیر نماز میں ٹخنوں کا ننگا رکھنا اور عورت کا اپنے ٹخنوں کو ڈھانپ کر رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: "ہر چیز کی زینت ہوتی ہے نماز کی زینت تکبیر اور رفع الیدین کرنا ہے" (المثبت من التحقيق ج7 ص83) رکوع کو جاتے اور سر اُٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا نماز کی زینت ہے۔ (قرطبی ج9 ص195)

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾

اللہ تعالیٰ نے انسان کو کھانے اور پینے کی اجازت دی ہے لیکن اُسے اسراف سے منع کیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے کو حلال قرار دیا ہے بشرطیکہ اس میں اسراف اور تکبر نہ ہو۔

(الطبری ج8 ص213)

اسی طرح سیدنا مقدام بن معدیکربؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ابن آدم نے اپنے پیٹ سے برا اور کوئی برتن نہیں بھرا حالانکہ ابن آدم کے لیے اس کے چند لقمے ہی کافی تھے جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں اگر کوئی ضروری کھانے والا ہو اُسے چاہیے کہ ثلث کھانے ایک پینے اور ایک ثلث سانس کے لیے رکھے۔

(الموسوعة الحديثية مسند امام احمد بن حنبل ج28 ص422 رقم الحديث: 17186)

اسی لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اَلْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ ''کافر سات آنتوں سے جبکہ مومن ایک آنت سے کھاتا ہے''(مسلم کتاب الأشربة باب المؤمن یأکل فی معی واحد ج7 جز14 ص20 رقم الحدیث:2060 الموسوعة الحدیثیة مسند امام احمد بن حنبل ج8 ص340 رقم الحدیث:4718 بخاری بشرح الکرمانی کتاب الأطعمة باب المؤمن یأکل فی معی واحد ج20 ص26 رقم الحدیث:5393)

رسول اللہ ﷺ اور کافر مہمان:

آپ ﷺ کے پاس ایک کافر مہمان آیا۔ بعض نے اس کا نام جہجاہ الغفاری بعض نے ثمامہ بن عسال بعض نے نضلہ بن عمرو الغفاری بعض نے بصرۃ بن أبی بصرۃ الغفاری بتلایا ہے۔ آپ نے اس کی مہمان نوازی دودھ سے کی اور وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر صبح جب اس نے اسلام قبول کیا تو ایک بکری کا دودھ بھی مکمل نہ پی سکا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اس وقت کافر تھا۔ (مسلم کتاب الاشربة باب المؤمن یأکل فی معی واحد ج7 جز14 ص21 رقم الحدیث:2063 ترمذی کتاب الأطعمة باب ماجاء أن المؤمن یأکل فی معی واحد ج3 جز6 ص377 رقم الحدیث: 1819 الموسوعة الحدیثیة مسند امام احمد بن حنبل ج31 ص294 رقم الحدیث: 18962)

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝

اللہ نے ان لوگوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا: لباس تمھارے لیے زینت ہے، اس زینت کو تمھارے لیے کس نے حرام کیا ہے؟ اور وہ کون ہے جو ان نعمتوں کو حرام کرتا ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کو عطا کی ہیں، اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کے لیے پاکیزہ چیزیں اس لیے وسیع کی ہیں تاکہ وہ ان سے عبادت میں مدد لیں۔

سیدنا تمیم داری نے ایک ہزار درہم میں صرف نماز پڑھنے کے لیے حلہ خریدا تھا۔ مالک بن انس عمدہ کپڑے پہن کر نماز پڑھا کرتے تھے احمد بن حنبل نے ایک دینار کا لباس نماز کے لیے خریدا تھا۔ (قرطبی ج9 ص203) عبادت کرتے وقت، جمعہ اور عیدین اور لوگوں سے ملاقات کرتے وقت اچھا لباس پہننا مستحسن امر ہے۔

سیدنا عمر فاروق نے ایک عمدہ ریشمی حلہ مسجد نبوی کے دروازے کے پاس فروخت ہوتے دیکھا تو انھوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُودِ إِذَا قَدِمُوا إِلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ''اگر آپ اسے جمعہ کے دن اور وفود سے ملاقات کے وقت زیب تن کرنے کے لیے خرید لیں (تو کیا اچھا ہو) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ لباس تو وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔''(مسلم کتاب اللباس باب تحریم استعمال اناء الذهب ج7 جز14 ص31 رقم الحدیث: 2068 الموسوعة الحدیثیة مسند امام احمد بن حنبل ج8 ص334 رقم الحدیث: 4713 بخاری بشرح الکرمانی کتاب الجمعة باب یلبس أحسن مایجد ج6 ص11 رقم الحدیث:886)

سیدنا عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا، ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! ہر شخص اچھا جوتا اور لباس پسند کرتا ہے تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے جبکہ تکبر حق کو جھٹلانا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔ (مسلم باب تحریم الکبر ج1 جز2 ص75 رقم الحدیث: 91 الموسوعة الحدیثیة مسند امام احمد بن حنبل ج6 ص338 رقم الحدیث:3789)

یہ نعمتیں حقیقت میں اہل ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں خالص کی ہیں اور آخرت میں بھی انھی کے لیے ہوں گی یعنی ان کے استعمال پر آخرت میں سزا نہیں دی جائے گی جبکہ اس کے برعکس کافر، سرکش لوگوں کو دنیا میں یہ نعمتیں استعمال کرنے کے بدلے اور اپنے خالق ومالک کی نافرمانی پر سزا دی جائے گی۔

(بقیہ ص:6)

عیدالفطر گزارنے کا اسلامی طریقہ

حافظ عبدالوہاب روپڑی

اس عالم رنگ وبو میں رہنے والے تمام لوگ اپنی اپنی روایات کے مطابق سال کے مختلف ایام میں ملی اور قومی تہوار مناتے ہیں اسی طرح اسلام نے بھی مسلمانوں کے لیے مسرت وشادمانی کے طور پر قومی تہوار منانے کی گنجائش رکھی ہے۔ غیر اسلامی تہوار لہو ولعب کا مظہر ہوتے ہیں جبکہ اسلامی تہواروں میں روحانی پاکیزگی اور ذہنی بالیدگی کا پہلو نمایاں ہوتا ہے، ہمارے ہاں جو اسلامی تہوار ہیں۔ انھیں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

عید کا آغاز:

سیدنا انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ اہل مدینہ نے سال میں دو دن کھیلنے اور تفریح منانے کے لیے مقرر کر رکھے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ دو دن کیسے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: ہمارے لیے خوشی منانے کے یہ دو دن زمانہ جاہلیت سے چلے آرہے ہیں۔ ہم ان میں کھیل کود کرتے اور خوشی مناتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے ہمارے لیے ان دو دنوں کو ان سے بہتر دو دنوں میں بدل دیا ہے ایک عیدالفطر کا دن اور دوسرا عیدالاضحیٰ کا دن ہے۔ (سنن ابی داود کتاب الصلوۃ، سنن نسائی صلوۃ العیدین)

اس فرمان نبوی ﷺ سے یہ واضح ہوا کہ ہماری عید عام تہواروں کی طرح نہیں بلکہ اس کی حیثیت منفرد اور جداگانہ ہے۔ اگر اس میں کوئی نمایاں خصوصیت نہ ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اسے بہتر ٹھہراتے ہوئے بدلنے کا ارشاد نہ فرماتے بلکہ جاہلیت کے تہواروں کو برقرار رکھتے چونکہ اسلام کا اسلوب حیات دوسرے ادیان سے اعلیٰ وارفع ہے اس لیے اس کا نظریہ عید ومسرت بھی بالکل منفرد اور سنجیدگی کا حامل ہے۔ وہ نہایت سنجیدگی کے ساتھ خوشیوں کا پیغام دیتا ہے اور متانت کے ساتھ مسرتوں کی نوید سناتا ہے عید کے روز کھانا، پینا، جائز حدود میں رہتے ہوئے خوشی منانا مستحب ہے۔

عیدالفطر سنت ہے یا واجب؟

بعض علماء اگرچہ اسے سنت مؤکدہ قرار دیتے ہیں لیکن راجح بات یہ ہے کہ یہ واجب ہے۔ اس لیے کہ فرمان نبوی کے مطابق اگر جمعہ کے دن عید آجائے تو یہ جمعہ کی فرضیت کو ساقط کردیتی ہے۔ اگر یہ واجب نہ ہوتو دوسرا واجب کیسے ساقط ہوگا؟ نیز آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی نماز عید رہ جائے وہ اس کی جگہ دو رکعتیں بعد میں پڑھ لے۔

عید کے دن غسل کرنا، خوشبو لگانا اور اچھا لباس پہننا:

امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں یہ عنوان قائم کیا ہے: باب فی العیدین والتجمل فیہ عیدین عیدین کے موقع پر زینت کا اہتمام کرنے کے بارے میں باب۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن سرخ دھاری دار چادر زیب تن فرماتے تھے۔ (مجمع الزوائد)

نیز اس حدیث میں بھی یہ ثبوت پایا جاتا ہے کہ جو سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ سیدنا فاروق اعظم نے ایک موٹے ریشمی جبے کو جو بازار میں فروخت ہوتا دیکھا تو اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ! اسے خرید لیں، عید اور وفود سے ملاقات کے وقت زینت کے لیے پہن لیا کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو ان لوگوں کا لباس ہے جن کا

(آخرت میں) کچھ حصہ نہیں۔ (صحیح بخاری کتاب العیدین) چونکہ وہ ریشم کا تھا اور ریشم مردوں کے لیے حرام ہے اس لیے آپ ﷺ نے ممانعت فرمادی۔ البتہ ان کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے اصل بات (عید کے دن خوبصورتی اختیار کرنے) سے منع نہیں فرمایا، کیونکہ آپ خود بھی عید کے موقع پر بہترین سرخ جوڑا پہنا کرتے تھے۔

عید کی نماز سے پہلے کھانا:

رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن نماز کے لیے اس وقت تک نہ نکلا کرتے جب تک آپ چند کھجوریں نہ کھا لیتے اور کھجوریں طاق تعداد میں تناول فرماتے۔ (مرجع سابق)

مسجد کی بجائے عیدگاہ میں نماز عید ادا کرنا:

سنت یہ ہے کہ نماز عیدگاہ میں ادا کی جائے۔ سیدنا ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لے جاتے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب العیدین)

حافظ ابن حجرؒ نے نقل کیا ہے: المصلی (عیدگاہ) مدینہ میں ایک معروف جگہ ہے اس کے اور مسجد کے دروازے کے درمیان ایک ہزار ہاتھ کی مسافت ہے۔ (فتح الباری 449/3)

عورتوں کا عیدگاہ جانا:

نبی کریم ﷺ نے مسلمان عورتوں کو عیدین کے موقع پر عیدگاہ جانے کا حکم دیا ہے۔ سیدہ اُم عطیہؓ بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم عورتوں کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں (عیدگاہ) لے جائیں جوان لڑکیوں حیض والی عورتوں اور پردہ نشین خواتین کو بھی۔ ہاں حیض والی عورتیں نماز سے الگ رہیں۔ لیکن وہ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کسی ایک کے پاس جلباب (اوڑھنی یا چادر) نہ ہو؟ تو آپ نے فرمایا: اس کی بہن اس کو اپنی چادر پہنا دے۔ (صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین)

اسی طرح ترمذی کی روایت میں ہے کہ اس کی بہن اس کو اپنی جلباب عاریتاً (اُدھار) دے دے۔ (جامع ترمذی أبواب العیدین)

تکبیرات پکارتے ہوئے عیدگاہ جانا:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کا نہیں، وہ چاہتا ہے کہ تم (رمضان کے روزوں کی) گنتی پوری کرلو اور اللہ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی تکبیر کہو۔ (البقرہ:185)

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: علماء کی ایک کثیر تعداد نے اس آیت سے عید الفطر میں تکبیرات کہنے کی مشروعیت کا استنباط کیا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر: 233-232/1)

مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات میں ہے رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن تکبیرات پڑھتے ہوئے عیدگاہ کی طرف روانہ ہوتے اور نماز ادا کرنے تک تکبیروں کا سلسلہ جاری رکھتے۔ جب نماز عید ادا کر لیتے تو تکبیریں کہنا ترک کر دیتے۔ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ عید کے دن بلند آواز سے تکبیریں کہتے ہوئے روانہ ہوتے اور یہ سلسلہ امام کے آنے تک جاری رکھتے۔ (مرجع سابق)

عید الفطر میں تکبیرات کا آغاز و اختتام:

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ فرمایا کرتے تھے: شوال کا چاند دیکھنے پر مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ تکبیر کہیں اور تکبیر کہنے کا یہ سلسلہ عید سے فارغ ہونے تک جاری رہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور تا کہ تم (رمضان کے روزوں کی) گنتی پوری کرلو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی تکبیر کہو۔ (تفسیر قرطبی)

تکبیرات کے الفاظ:

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: الفاظ تکبیر کے بارے سب سے صحیح روایت وہ جس کو امام عبدالرزاق نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا

ہے۔ وہ الفاظ یہ ہے: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر کبیرا۔

(فتح الباری 462/2)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ منقول ہیں: اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد۔ (مصنف ابن أبی شیبہ کتاب الصلوٰت) اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے یہ الفاظ منقول ہیں: اللہ اکبر کبیرا، اللہ اکبر کبیرا، اللہ اکبر واجل، اللہ اکبر وللہ الحمد۔ (مرجع سابق)

تکبیرات میں عورتوں کی بھی شرکت:

اُم المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا قربانی کے دن تکبیرات کہتیں اور عورتیں تشریق کی راتوں میں ابان بن عثمان اور عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے مسجد میں مردوں کے ساتھ تکبیرات کہتی تھیں۔

(صحیح بخاری کتاب العیدین)

عید کے لیے پیدل جانا:

سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ کی طرف پیدل جایا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی)

راستہ تبدیل کرنا:

سنت یہ ہے کہ عیدگاہ سے واپسی پر جانے والے راستے کی بجائے دوسرا راستہ اختیار کیا جائے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ عید کے دن جاتے وقت ایک راستہ اختیار کرتے اور واپسی کے لیے دوسرا راستہ اختیار کرتے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب العیدین)

نماز عید کی رکعتیں اور طریقہ نماز عید:

نماز عید دو رکعتیں ہیں اور نماز عیدین دیگر نمازوں کی طرح ہی ادا کی جاتی ہیں۔ البتہ اس میں تکبیرات زیادہ ہیں پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد اور قراءت سے پہلے سات تکبیرات اور دوسری رکعت میں قراءت سے قبل پانچ تکبیریں کہی جائیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے: نبی کریم ﷺ نے نماز عید کی پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیرات کہیں ہیں۔ آپ نے عید سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی۔ (سنن ابن ماجة ابواب اقامة الصلوۃ)

نماز عید خطبہ سے پہلے ادا کرنا:

سنت یہ ہے کہ پہلے نماز عید ادا کی جائے پھر خطبہ دیا جائے۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ، ابوبکر ؓ، عمر فاروق ؓ اور عثمان ؓ کے ساتھ عید کے موقعوں پر حاضر ہوا وہ نماز عید خطبہ سے ادا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب العیدین، صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین)

عید کی مبارکباد:

نبی کریم ﷺ سے عید کے دن مبارکباد کے بارے میں کچھ ثابت نہیں البتہ صحابہ کے بارے محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں ابوامامہ اور نبی کریم کے دیگر صحابہ کے ساتھ تھا، عید سے واپس آنے پر ایک دوسرے سے کہتے تھے: تقبل اللہ منا ومنك ''اللہ تعالیٰ ہم سے اور تم سے قبول فرمائے۔'' (فتح الباری: 446/3)

اللہ تعالیٰ ہمیں سنت کے مطابق عید ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

یکم اگست کا جمعہ کلروالی پل مسجد رحمانیہ میں

میاں محمد جمیل

کنوینر تحریک دعوت توحید پاکستان

ارشاد فرمائیں گے۔

آغاز خطبہ 12:45 نماز 1:45

خاص و عام سے شرکت کی اپیل ہے۔

الداعی الی الخیر: حافظ عبدالکریم — دارالاصلاح کلروالی پل مظفر گڑھ

فضائل رمضان المبارک

مولانا محمد شفیع انور مدرس جامعہ اہل حدیث لاہور

رمضان کا لغوی معنی:

لفظ رمضان رمض سے مشتق ہے جس کا معنی سخت تپش اور جھلس دینے والی گرمی کے ہیں۔ عرب کہتے ہیں اَرْمَضَتْهُ اسے سخت گرمی نے جھلس دیا۔ اَرْضٌ رَمِضَةٌ سخت گرم سرزمین۔ اسی طرح منجد میں ہے: رَمِضَ النَّهَارُ دن بہت گرم ہوا۔

وجہ تسمیہ:

رمضان المبارک میں روزے رکھنے والے مسلمانوں کے گناہ جلا دیے جاتے ہیں یعنی ختم کر دیتے ہیں، اسی لیے اس ماہ مقدس کا نام رمضان رکھا گیا ہے اور یہ اسلامی سال کا نواں بابرکت مہینہ ہے جس میں رمضان کے روزے فرض کیے گئے ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ رمضان کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں لفظ رمضان میں پانچ حروف ہیں ان حروف کی تشریح کچھ ایسے ہے: ر: سے مراد رضائے الٰہی۔ م: سے مراد محبت الٰہی۔ ض: سے مراد ضمانت الٰہی۔ الف سے مراد اُلفت الٰہی۔ ن: سے مراد نور الٰہی۔ گویا رمضان المبارک اللہ کی رضامندی، محبت، ضمانت، اُلفت اور نور کا مہینہ ہے

نزول قرآن کا مہینہ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ، ''رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل میں واضح فرق کی نشانیاں ہیں'' اور فرمایا: إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ① ''یقیناً ہم نے (قرآن مجید) کو لیلۃ القدر میں اُتارا ہے۔'' رمضان المبارک کے لیے یہی فضیلت کافی ہے کہ اس میں اللہ کا کلام نازل ہوا ہے جو سب سے اعلیٰ، جامع، مانع کلام ہے۔ دنیا کے تمام دانشور، ادباء، فصحاء، مل کر بھی کلام الٰہی جیسی ایک آیت بھی نہیں بنا سکتے۔ یہ کلام لوگوں کے لیے ہدایت اور شرک و بدعات کے اندھیروں میں روشنی کا چراغ ہے۔

گناہوں کی بخشش کا مہینہ:

رمضان المبارک گناہوں کی بخشش اور مغفرت کا مہینہ ہے۔

رسول معظم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: **من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه** جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ رمضان کا قیام کیا اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ احتساب سے مراد حصول ثواب کی نیت ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے جو مسلمان امام کے ساتھ قیام کرے گا یعنی نماز عشاء اور تراویح کی نماز ادا کرے گا حتیٰ کہ امام فارغ ہو جائے تو اس کے لیے پوری رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوذرؓ فرماتے ہیں: جب آدمی امام کے ساتھ قیام کرتا ہے حتیٰ کہ امام نماز ختم کر دے اس کے لیے پوری رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

ہماری حالت یہ ہے کہ جب رمضان شروع ہوتا ہے تو پہلے دو دن مساجد کھچا کھچ بھر جاتی ہیں مگر تیسرے دن تعداد نصف رہ جاتی ہے اور جو لوگ تراویح میں شامل ہوں ان میں سے بھی بعض سو رہے ہوتے ہیں اور کچھ توجہی سے کھڑے ہوتے ہیں۔ قرآن کے معانی ویسے ہی ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔ مسلمان بھائیو! اپنی زندگیاں مت برباد کرو، آخرت کی فکر کرو، کل قیامت کو اللہ کے حضور کیا جواب دو گے؟

رمضان کے ان ایام کو غنیمت جانو اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں اور بھلائیاں جمع کر لو، ہو سکتا ہے کہ اگلا رمضان آئے تو ہم دنیا میں ہی موجود نہ ہوں، کتنے ہی ہمارے عزیز و اقارب جنھوں نے گذشتہ رمضان ہمارے ساتھ روزے رکھے مگر اب وہ نظر نہیں آرہے۔ حدیث میں ہے: **اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب جهنم وصفدت الشياطين** جب رمضان کا چاند دکھائی دیتا ہے تو جنت کے

دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔

دعاوں کی قبولیت کامهینه:

یوں تو اللہ رب العزت اپنے بندوں کی دعاؤں، حاجات کو ہر لمحہ ہر گھڑی سنتا ہے مگر رمضان کو دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ درج ذیل آیت کریمہ سے پہلے بھی روزوں کا تذکرہ اور بعد میں بھی روزوں کے احکام و مسائل کا بیان ہے، یہی اس کی اہمیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ، اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ، فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔ ''(اے نبی ﷺ!) جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو آپ کہہ دیں! میں بہت ہی قریب ہوں، ہر پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے، اس لیے لوگوں کو چاہیے کہ وہ میری بات مان لیں اور مجھ پر ایمان رکھیں یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔'' (البقرہ:186)

رمضان المبارک میں اعمال صالحہ کا اجر وثواب کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فان عمرة فيه تعدل حجة ''رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے''ایک روایت میں ہے کہ نفلی عبادت کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر درجے سے زیادہ بڑھا کر عطا کیا جاتا ہے

رمضان المبارک اسلامی تہذیب کا مظہر ہے۔ رمضان کا مہینہ شروع ہوتے ہی اسلامی تہذیب کا رنگ معاشرے پر غالب ہو جاتا ہے۔ مساجد نمازیوں سے بھر جاتی ہیں، قرآن مجید کی تلاوت بکثرت کی جانے لگتی ہے، نماز تراویح کا اہتمام کیا جاتا ہے، لڑائی جھگڑے عموماً کم ہو جاتے ہیں، ایک دوسرے سے ہمدردی و خیر خواہی اور غم خواری کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ صبر و تحمل کا شاندار مظاہرہ بھی اسی مہینہ میں ہوتا ہے کہ جب انسان سارا دن کھانے، پینے اور شہوات نفسانیہ پر کنٹرول کرتا ہے۔ تمام مشروبات اس کے سامنے تو ہوتے ہیں مگر آنکھ بھر کر بھی ان کی طرف نہیں دیکھتا۔ یہی روزوں کا اصل مقصد ہے کہ انسان خواہش کے ہوتے ہوئے بھی اللہ کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لیے اپنی خواہشات کو ترک کر دے اور اللہ کے حکم کی تعمیل کرے۔

رمضان اور لیلۃ القدر:

لیلۃ القدر ایسی بابرکت رات ہے جس کی عبادت 83 سال 4 ماہ کی عبادت سے بھی افضل ہے۔ اس رات میں لوگوں کو جہنم سے آزادی اور جنت کا داخلہ نصیب ہوتا ہے۔ دنیا میں اللہ کی رحمتوں، برکتوں اور نور کا نزول ہوتا ہے اور یہ رات طلوع فجر تک سلامتی والی ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس رات اللہ تعالیٰ کی خوب عبادت کر کے اپنے خالق حقیقی کو راضی کرلے اور جنتوں کا مستحق ٹھہرے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

من قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه ''جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ لیلۃ القدر کا قیام کیا اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

رمضان المبارک جود و سخاوت کا مہینہ ہے یعنی صدقہ و خیرات اور ایک دوسرے کی خیر خواہی کا مہینہ ہے۔ سیدنا ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنے والے تھے بلکہ آپ تیز آندھی کی طرح صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔

حدیث میں ہے: جب آخری عشرہ آتا تو آپ کمر بستہ ہو کر شب بیدار رہتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے تاکہ وہ بھی بخشش و مغفرت کے لمحات سے بھرپور فائدہ اٹھائیں بلکہ ایک روایت میں ہے: جس قدر رسول اللہ آخری عشرے میں انتہائی محنت و کوشش فرماتے اس کے علاوہ کسی اور وقت میں ایسا نہ کرتے تھے، نیز نبی کریم ﷺ ہر سال اعتکاف کرتے تھے۔

قارئین کرام رمضان المبارک کے جو چند ایام باقی رہ گئے ہیں انھیں عید کی تیاریوں میں ہی ضائع نہ کریں بلکہ اللہ کے حضور گڑگڑا کر اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رحمت سے معاف فرمائے اور جنت کا حقدار بنائے۔ آمین

عیدالفطر خوشی کا تہوار

قاری محمد حسن سلفی، ساہیوال

اسلام میں خوشی کے دو تہوار ہیں: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ۔ یہ مسلمانوں کے لیے خوشی کے دن ہیں، عیدالفطر روزے داروں کے لیے اعزاز ہے اور عیدالاضحیٰ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی لازوال قربانیوں کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ جبکہ عیدالفطر سارا مہینہ محنت کرنے کے بعد ایک دن اللہ اپنے بندوں کو خوشی منانے کے لیے دیتے ہیں۔ اختتام رمضان پر عید کی تیاری اور عید والے دن کرنے کے کاموں کے متعلق چند معروضات پیش خدمت ہیں۔

قبولیت اعمال کی دعا:

آپ نے رمضان المبارک میں روزے رکھے، نماز تراویح پڑھی، سخاوت کی، عمرہ کیا، دعوت افطار کا اہتمام کیا الغرض جتنی بھی نیکیاں کی ہیں اب ان کی قبولیت کی دعا کیجئے: **ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم.** ''اے ہمارے رب! تو ہماری طرف سے قبول فرما، بیشک تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔'' (البقرہ) نیک اعمال کے بعد دل میں کوئی برائی یا بزعم خود کوئی ایسا خیال نہ آنے پائے کہ میں بہت پارسا ہو گیا ہوں بلکہ پہلے سے بھی زیادہ عاجزی و انکساری کا مظاہرہ کریں، اگر رمضان میں نیکی کی توفیق میسر نہیں آئی تو اب بھی وقت ہے توبہ و استغفار کر لو۔

چاندرات:

رمضان المبارک کا آخری عشرہ مومنوں کے لیے بہت قیمتی ہوتا ہے لیکن جاہل عوام عید کی تیاری کے سلسلہ میں روزے چھوڑ کر سارا دن بازاروں میں شاپنگ کرتے نظر آتے ہیں۔ عورتیں بھی روزہ نہیں رکھتیں کہ آج ہم نے عید کی شاپنگ کرنی ہے، بازاروں میں اژدحام کا منظر دکھائی دیتا ہے، سب سے بڑھ چڑھ کر بے پردگی و بے حیائی کا سیلاب اُمڈ آتا ہے، روزہ دار بحالت روزہ بازار نہیں جا سکتا، ہر طرف بنت حوا شیطان کو دعوت دیتی بے حجاب نظر آتی ہے۔ جب عیدالفطر کا چاند نظر آئے تو اسے چاندرات کہا جاتا ہے اور اس رات بھی شراب، زنا، بے پردگی و بے نقابی ساری رات آوارہ لڑکوں کا سڑکوں پر رقص دکھائی دیتا ہے۔ حالانکہ یہ رات تو عید کی تیاری کے لیے لیکن اس میں عبادت کرنی چاہیے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **من قام ليلتي العيدين محتسبا لله لم يمت قلبه تموت القلوب.** ''جس نے عید کی راتوں میں قیام کیا اللہ کے لیے، اس کا دل نہیں مرے گا جس دن لوگوں کے دل مر جائیں گے۔'' (سنن ابن ماجه كتاب الصيام باب فيمن قام ليلتي العيدين) اس کی سند اگرچہ کلام ہے لیکن موجودہ چاندرات کے نام ہونے والی غیر شرعی رسومات، فحاشی و عریانی کو روکنا بھی بہت ضروری ہے۔

صدقۃ الفطر کی ادائیگی:

عید کی تیاریوں میں کہیں آپ غرباء و مساکین کو نہ بھول جائیں، روزے پورے کر کے یا رمضان کے آخری دنوں میں عیدالفطر کی نماز سے پہلے پہلے یقین کر لیں کہ آپ نے صدقۃ الفطر گھر کے تمام افراد کی طرف سے اڑھائی کلوگرام کے حساب سے اناج یا اس کی قیمت مستحقین تک پہنچا دی ہے۔ یہ صدقۃ الفطر آپ کی بحالت روزہ ہونے والی کوتاہی کا کفارہ ہے اور غرباء کے لیے عیدی۔ سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **زكوة الفطر طهرة للصائم من اللغو والرفث وطعمة للمساكين.** ''صدقہ فطر روزے دار کو بے ہودگی اور فحش باتوں سے پاک کرنے کے لیے اور محتاجوں کے کھانے کا بندوبست کرنے کے لیے فرض کیا گیا۔'' (سنن ابوداود)

نماز فجر کی باجماعت ادائیگی:

ویسے تو ہر مسلمان پر نماز پنجگانہ باجماعت فرض ہے لیکن عید

والے دن اکثر حضرات ساری رات کھانے پینے یا شاپنگ میں گزار دیتے ہیں اور نماز فجر باجماعت نہیں پڑھتے۔ یاد رکھیے! عید کا دن عام دنوں کی نسبت زیادہ اللہ کی عبادت کا دن ہے، مسلمان خوشی کے لمحات میں معمول سے زیادہ اللہ کو یاد رکھتا ہے۔ غور فرمائیں کہ عام دنوں میں 5 نمازیں ہیں لیکن عید والے 6 نمازیں پڑھی جاتی ہیں اور جو نماز عید ہے، وہ بھی کھلے میدان میں اور زائد تکبیرات کے ساتھ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان اپنی خوشی میں معمول سے زیادہ اپنے رب کو یاد کرتا ہے جبکہ دوسرے مذاہب کے لوگ عید کو محض کھانے پینے اور سیر وسیاحت سمجھتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ عید کے دن آپ کی کوئی نماز باجماعت ادائیگی سے نہ رہ جائے خصوصاً نماز فجر اس کی ادائیگی پر نصف رات عبادت کا ثواب بھی ہے اور یہ نماز منافق پر ادا کرنا مشکل بھی ہے۔

غسل کرنا:

عید والے دن غسل کرنا بھی مسنون ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **ان هذا يوم عيد جعله الله للمسلمين فمن جاء الى الجمعة فليغتسل وان طيب فليمس منه وعليكم بالسواك.** "بیشک اس جمعہ کے دن کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے عید بنایا ہے، پس جو شخص جمعہ کے لیے آئے اُسے چاہیے کہ وہ غسل کرے، اگر میسر ہو تو خوشبو لگائے اور مسواک کو لازم کرلے۔" (سنن ابن ماجه باب اقامة الصلوة) اس حدیث مبارکہ میں جب جمعہ والے دن غسل کرنے، خوشبو لگانے اور مسواک کرنے کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جمعہ کو عید کا دن بنایا گیا ہے تو عید کے دن ان کاموں کا سرانجام دینا تو بالاولی ضروری اور پسندیدہ ہوگا۔ اسی طرح دوسری حدیث میں بھی عید الفطر کا نام لے کر غسل کرنے کا بیان ہے۔ حضرت نافعؒ بیان کرتے ہیں: **ان عبدالله بن عمر ؓ كان يغتسل يوم الفطر قبل ان يغدوا الى المصلى.** "بیشک سیدنا عبداللہ بن عمرؓ عید الفطر والے دن عیدگاہ کی طرف نکلنے سے پہلے غسل کیا کرتے تھے۔"

نیا یاصاف لباس پهننا:

عید والے دن بہترین نیا یا کم از کم پرانا لیکن صاف ستھرا لباس پہننا مستحب ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: **كان رسول الله يلبس يوم العيد بردة حمراء.** "رسول اللہ ﷺ عید کے دن سرخ دھاری دار چادر زیب تن فرمایا کرتے تھے۔" (مجمع الزوائد ابواب العيدين) ایک مرتبہ سیدنا فاروق اعظمؓ نے بازار میں ایک موٹا ریشمی جبہ فروخت ہوتا دیکھا تو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی **ابتع هذه تجمل بها العيد والوفود.** "اے اللہ رسول! اسے خرید لیجیے، عید والے دن یا وفود کی آمد پر زیب تن کر لیا کریں۔"

عید کے لیے روانگی:

اب آپ تیار ہو کر نماز عید کے لیے جانا چاہتے ہیں تو رکیے! نماز عید الفطر سے پہلے رسول اللہ ﷺ کھجوریں تناول فرمایا کرتے تھے۔ سیدنا انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں: **كان رسول الله لا يغدوا يوم الفطر حتى ياكل تمرات.** "رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے لیے نکلنے سے پہلے کھجوریں تناول فرمایا کرتے تھے۔" (صحیح بخاری) لہٰذا آپ بھی سنت نبوی پر عمل کریں اور طاق عدد میں کھجوریں کھا کر اپنے رب کے حکم کی تعمیل کریں۔ یا اللہ! پہلے اس وقت میں حالت روزہ میں ہوتا تھا لیکن اب اس وقت کھجوریں کھا کر عید منا رہا ہوں۔

خواتین کا عید گاہ جانا: آپ عید کے لیے جا رہے ہیں تو اکیلے نہ جائیں بلکہ گھر کی خواتین اور بچوں کو بھی ساتھ ضرور لے جائیں۔ مگر افسوس آج اکثر مقامات پر عیدگاہ میں عورتوں کے لیے الگ پردے کا انتظام ہی نظر نہیں آتا، صرف اہل حدیث اس کا اہتمام کرتے ہیں۔ سیدہ اُم عطیہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ عورتوں کو عیدگاہ لے جاؤ، جوان لڑکیوں، حیض والی عورتوں اور پردہ نشین خواتین کو بھی۔ ہاں حیض والی عورتیں عید نماز نہ پڑھیں، لیکن مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ (صحیح مسلم)

عیدگاہ میں بچوں کو ساتھ لے جانا بھی ضروری ہے۔ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: **خروج الصبيان الى المصلى** اس کے تحت حضرت ابن عباسؓ (جو ابھی بچے تھے) کی روایت نقل کی ہے: **خرجت مع النبي ﷺ يوم فطر او اضحى** میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ گیا۔ (بقیہ ص:21)

فیصلہ کن مرحلہ اور قومی یکجہتی

مولانا شاہد محمود جانباز

ہر کامیابی اپنے دامن میں بہت سی ناخوشگوار یادیں اور تلخ حقائق لے کر منظر عام پر آتی ہے۔ بظاہر خوشی کا پیرہن اوڑھے احساسات کی روح بین کرتی محسوس ہوتی ہے۔ احساسات کا تعلق دل سے ہوتا ہے جس کی کیفیت براہ راست ظاہر نہیں ہوتی مگر آنکھوں میں صاف پڑھی جا سکتی ہے اور حساس دل کے مالک اسے بخوبی جان لیتے ہیں۔ اگر آپ دنیا کے مہذب، منظم اور زندہ معاشروں کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح نظر آئے گی کہ زندہ معاشروں میں ایسا حساس دل رکھنے والے لوگوں کی کمی نہیں ہوتی جو دردمندوں کے احساسات کو براہ راست ان کے چہروں سے محسوس کر لیتے ہوں اور ان کے لیے اپنی جان مال اور ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔

زندہ قومیں احساس کی دولت سے مالا مال ہوتی ہیں۔ اگر ان کی تاریخ کے اوراق الٹے جائیں تو آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ زلزلے، طوفانوں اور سیلابوں کی شکل میں زمینی و آسمانی آفات ہوں یا سرحدی جنگیں اور وطن دشمن اندرونی قوتوں کے خلاف چیلنج درپیش ہوں تو یاد رکھو تو میں جذبہ حب الوطنی سے سرشار ہو کر انسانیت کے درد کی ٹیس اپنے دل میں محسوس کرتے ہوئے ہر قسم کے حالات کا پامردی سے مقابلہ کرتی ہیں۔ ایسے نازک حالات میں تمام مکاتب فکر کے لوگ اپنے سیاسی، مذہبی، جماعتی، گروہی اختلافات رنجشوں، مخالفتوں اور نفرتوں کو بھلا کر ملک وقوم کو درپیش آزمائشوں سے نمٹنے میں پوری طرح یکسو ہو کر، متحد و منظم ہو جاتے ہیں اور اپنی خدمات رضا کارانہ طور پر پیش کرتے ہیں۔

تاریخ شاہد ہے جب 6 اگست 1945ء کو جاپان کے شہر ہیروشیما اور 9 اگست کا ناگاساکی پر امریکہ نے اپنی فرعونیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایٹم بم گرا کر ان شہروں کو تباہ و برباد کر دیا تو جاپانیوں نے اپنی مدد آپ کے تحت تاریخ ساز جدوجہد کر کے دنیا کو حیران کر دیا۔ بیرونی دنیا میں کام کرنے والے جاپانی ڈاکٹرز، انجینئرز، اساتذہ غرض ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے جاپانی وطن واپس لوٹ آئے اور ملک وقوم کی ترقی اور تعمیر نو کے لیے رضا کارانہ اپنی خدمات پیش کیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے جاپان ترقی کی منازل تہہ کرتا ہوا آگے بڑھا اور دنیا سے اپنی ترقی کا لوہا منوایا۔

1965ء میں پاکستان کے ازلی دشمن بھارت نے اپنی مکاری کا ثبوت دیتے ہوئے رات کی تاریکی میں پاکستان پر حملہ کیا تو ملک بھر سے ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنے تمام تر اختلافات کو بھلا کر پاک فوج کے شانہ بشانہ دشمن سے مقابلہ کے لیے نعرہ تکبیر کی گونج کے ساتھ یکجان ہو گئے۔ ماضی قریب میں آپ اکتوبر 2005ء کے زلزلے کی مثال کو سامنے رکھیں کہ جس نے تباہی و بربادی کی المناک داستاں رقم کی۔ اس اندوہناک اور دلوں کو ہلا دینے والے سانحے کے بعد کراچی سے لے کر خیبر تک پوری قوم زلزلے کے متاثرین سے ہمدردی، ان کے محفوظ اور اچھے مستقبل کے حوالے سے اپنے تمام تر اختلافات کو بھلا کر رات دن پاک فوج کے شانہ بشانہ کھڑی ہو گئی۔ ملک میں ہر سال آنے والے سیلابوں اور طوفانوں کی تباہ کاریوں سے نمٹنے کے لیے بھی تمام سیاسی اور مذہبی رہنما اور عوام ایک ہی پلیٹ فارم پر متحد و منظم نظر آتے ہیں جس سے ''اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں، سانجھی اپنی خوشیاں'' کا قومی تصور پختہ ہوتا ہے۔

ایک ایسے وقت میں کہ جب پورا پاکستان بلکہ عالم اسلام رمضان کی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹ رہا ہے مگر متاثرین شمالی وزیرستان سرکاری کیمپوں میں اس حال میں افطاری کر رہے ہیں کہ ان کے پاس پانی کے علاوہ کچھ نہیں۔ وہ صبر وشکر سے پانی سے ہی روزہ افطار کرتے ہیں۔ ایسی صورتحال اور حالات میں وفاقی وصوبائی حکومتوں اور ملک کی تمام مذہبی وسیاسی جماعتوں کو اپنے اختلافات کو بھلا کر پوری قوم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے اپنے بھائیوں کی مدد کرنی چاہیے اور ہمیں احساس آدمیت وانسانیت کو اپنے دلوں میں اجاگر کرتے ہوئے ان لوگوں کا ساتھ دینا چاہیے جو دن رات اپنے ان بے سہارا بھائیوں کا سہارا بنے ہوئے ہیں اور ان کی بحالی کے لیے ہمہ وقت مصروف ہیں۔

□□□

بخشش کے خزینے

حافظ اسد اللہ غالب

تلاوت قرآن مجید:

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملیں گی اور میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف (ایک) حرف ہے، لام (دوسرا) اور میم (تیسرا) حرف ہے۔ (جامع الترمذی: 2910) سیدنا ابوامامہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (سلسلۃ الصحیحۃ: 972) سیدنا ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، سورۃ الاخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ نیز 33 مرتبہ پڑھنے سے مکمل قرآن کا ثواب ملتا ہے۔ (صحیح البخاری: 5013)

درود شریف:

سیدنا عمیر انصاری ؓ سے مروی ہے کہ امام کائنات ﷺ نے فرمایا: دل کے اخلاص کے ساتھ جس نے مجھ پر درود پڑھا، اللہ ذوالجلال اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے، دس درجات بلند کریں گے، دس نیکیاں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائیں گے۔ (سلسلۃ الصحیحۃ: 3360)

سیدنا ابی بن کعب ؓ نے نبی کریم ﷺ سے بکثرت درود پڑھنے کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: تیرے جملہ مسائل حل ہوں گے اور گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (جامع الترمذی: 2457، مسند احمد 136/5)

نوٹ: یہ فضائل حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ رحمت عالم کی زبان مبارک سے نکلا ہوا درود شریف ہی پڑھا جائے۔ مثلاً درود ابراہیمی یا **اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی الہ وسلم تسلیما۔ یا۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد۔**

تنبیہ: لکھی ہزاری، درود تاج جیسے (Made in pakistan) سے مکمل طور پر اجتناب کریں۔

اذکار:

سیدنا ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دن میں سو (100) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھا اُس کے گناہ اگر سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف کر دیے جاتے ہیں

(صحیح البخاری: 6405)

سیدہ جویریہ ؓ نماز فجر کے بعد سے چاشت تک بیٹھی ذکر و اذکار میں مشغول رہیں تو واپسی پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے چار کلمات تین مرتبہ پڑھے ہیں اگر صبح سے لے کر اب تک کیے گئے تمہارے ذکر سے تولا جائے تو اُن کا وزن زیادہ ہوگا۔ وہ کلمات یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

(صحیح مسلم: 2726)

سیدہ اُم ہانی ؓ بیان کرتی ہیں رسول اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ میں بوڑھی اور کمزور ہو گئی ہوں مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو میں بیٹھے بیٹھے کر سکوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: 100 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھ لیا کرو، سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے 100 غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ 100 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کا ثواب اللہ کی راہ میں (مجاہدین کی) 100 گھوڑے مع ساز و سامان کے برابر ملے گا۔ 100 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کا ثواب 100 مقبول شدہ قربانیوں کے برابر ملے گا۔ 100 مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے سے زمین و آسمان کا درمیانی خلا ثواب سے بھر دیا جائے گا۔ (سلسلۃ الصحیحۃ 303/3)

نوافل:

سیدنا انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد

فرمایا: جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی پھر طلوع فجر تک بیٹھا اللہ کے ذکر میں مشغول رہا اور دو رکعتیں ادا کیں۔ تین مرتبہ فرمایا: اس کو مکمل حج اور عمرے کا ثواب دیا جاتا ہے۔ (جامع الترمذی: 586 سلسلۃ الصحیحۃ: 3903)

سیدنا ابو امامہؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے باوضو پاک صاف ہو کر فرض نماز کے لیے مسجد میں آتا ہے اُس کو احرام باندھ کر حج کرنے والے شخص کے برابر اللہ تعالیٰ اجر عظیم سے نوازتے ہیں۔ (عون المعبود 263/2)

امام کائنات ﷺ نے فرمایا: تین اشخاص کی دعا رد نہیں ہوتی (1) روزے دار کی افطاری کے وقت (2) عادل حکمران کی (3) مظلوم کی بد دعا۔ (مسند احمد 445/2 جامع الترمذی: 2566)

تاہم قبولیت دعا کے لیے ضروری ہے کہ دعا کے آداب و شرائط کا بھی اہتمام کیا جائے۔ ☆ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نبی کریم ﷺ پر درود کا باقاعدہ اہتمام ☆ حضور قلب اور خشوع کا اظہار ☆ اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل اعتماد و یقین ☆ تسلسل و تکرار سے دعا کرنا ☆ صرف حلال کمائی پر قناعت اور حرام سے اجتناب کرنا ☆ جلد بازی سے گریز کرنا۔

اسم اعظم:

نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کلمات اللھم إنی أسئلك بأنی أشهد أنك أنت الله لا إله إلا أنت الأحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا أحد. پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا: اس نے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے اس کے ساتھ جب بھی دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔

(سنن ابوداود: 1893 جامع الترمذی: 3475)

توبہ و استغفار:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ”مگر جس نے توبہ کی ایمان لایا اور عمل صالح کیے تو انھی لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ اچھائیوں (نیکیوں) میں (Convert) بدل دیں گے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“ (الفرقان: 70)

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو، میں تمام گناہ معاف کر دیتا ہوں، تم مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمھیں بخش دوں گا۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الظلم) اسی طرح ارشاد نبوی ﷺ ہے: جو شخص مومن مردوں اور عورتوں کے لیے بخشش کی دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ہر ہر مومن مرد اور عورت کے بدلے ایک ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ (صحیح الجامع: 6026)

اعمالِ صالحہ:

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ اُم سنانؓ سے فرمایا تھا: جب رمضان المبارک آئے تو اس میں عمرہ کر لینا، بیشک رمضان میں کیا ہوا عمرہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (صحیح البخاری: 1782-1863)

سیدنا اوسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن خوب اچھی طرح غسل کیا، صبح سویرے مسجد میں پیدل چل کر گیا، امام کے قریب ہو کر بیٹھا اور خطبہ غور سے سنا کوئی لغو حرکت نہ کی تو اُسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور تہجد کا ثواب ملے گا۔

(سنن ابوداود: 345 جامع الترمذی: 996)

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بازار جا کر یہ دعا لا إله إلا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد یحیی ویمیت وهو حی لا یموت بیده الخیر وهو علی كل شیئ قدیر پڑھی اُسے دس لاکھ نیکیاں ملتی ہیں اس کے دس لاکھ گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس لاکھ درجات بلند ہوتے ہیں اور اُس کا گھر جنت میں بنا دیا جاتا ہے۔ (سلسلۃ الصحیحۃ: 3139 صحیح الجامع: 6231)

صدقہ:

امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایک کھجور برابر صدقہ کیا تو اللہ تعالیٰ اُسے دائیں ہاتھ میں قبول کر لیتے ہیں پھر اُس کی پرورش فرماتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ (ایک کھجور برابر صدقہ) پہاڑ جتنا ہو جاتا ہے۔

(صحیح البخاری: 1410 صحیح مسلم: 2342)

قتلِ ناحق کی سزا

وقار عظیم بھٹی میر محمدی

امن وامان اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے، اگر معاشرہ پُر امن ہوتو اس میں بسنے والے، چھوٹے، بڑے، مرد وعورتیں، مالدار اور فقراء اطمینان بخش زندگی گزارتے ہیں۔ کسی کو کوئی خوف وہراس نہیں ہوتا اور معاشرے کا ہر فرد اپنی جان، مال، اہل وعیال کے بارے میں بے فکر ہو کر اپنے فرائض بخیر وخوبی سرانجام دیتا ہے لیکن اس کے برعکس اگر معاشرے میں امن وامان نہ ہو وہاں نہ جانیں محفوظ ہوتی ہیں اور نہ مال ودولت۔ جہاں دن دہاڑے عزتوں کو پامال کیا جاتا ہو، رات کے اندھیرے میں اسلحہ کی نوک پر گھروں گذرگاہوں اور بازاروں میں ڈاکہ زنی کے واقعات عام ہوں وہاں کبھی امن پیدا نہیں ہوسکتا۔

اسی لیے آج عالم اسلام کے متعدد ممالک میں قتل وغارت گری کا بازار گرم ہے اور خونِ مسلم پانی کی طرح بہایا جارہا ہے۔ آئے دن بم دھماکوں اور خود کش حملوں کے افسوسناک واقعات رونما ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ اب تو اللہ کے گھر (مساجد) بھی محفوظ نہیں رہے، ان میں ان لوگوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے جو اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں اور ان دھماکوں کے نتیجے میں بے شمار بے گناہ لوگ ناحق مارے جاتے ہیں۔ کیا بے گناہ لوگوں کو قتل کرنا جائز ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ ایک مسلمان کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ ''جس شخص نے کسی دوسرے (مسلمان) کو جان کے بدلہ کے علاوہ زمین میں فساد بپا کرنے کی غرض سے قتل کیا تو گویا اُس نے سب لوگوں کو مار ڈالا اور جس نے کسی کو (قتل ناحق سے) بچالیا گویا وہ سب لوگوں کی زندگی کا موجب بنا۔'' (المائدہ:32)

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ''اور جو کوئی کسی مومن کو قصداً ناحق قتل کر ڈالے اُس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اُس نے اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

(النساء:93)

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرنے والے شخص کو پانچ وعیدیں سنائی ہیں ایک یہ کہ اس کی سزا جہنم ہے، دوسری یہ کہ وہ اس میں ہمیشہ رہے گا، تیسری یہ کہ اس پر اللہ کا غضب ہوگا، چوتھی یہ کہ وہ اللہ کی لعنت (پھٹکار) کا مستحق ہے اور پانچویں یہ کہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا اور دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ایسا شخص جس پر اللہ کی لعنت اور اُس کا غضب ہو اُس کا انجام کیا ہوگا؟

حضرت ابوسعید خدری ؓ اور حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر آسمان اور زمین والے (تمام کے تمام) ایک مومن کے خون (قتل ناحق) میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں ڈال دے گا۔'' (جامع الترمذی:1398)

بحیثیت مسلمان ہر انسان کا حق بنتا ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا قتل عام کرنے کی بجائے اُس کی عزت وآبرو، جان ومال کا محافظ بنے اور کسی کو ناحق قتل نہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملا: اُس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا ہو اور اُس نے حرمت والا خون نہ بہایا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

(سنن ابن ماجہ:2618)

خونِ مسلم کی اہمیت کا اندازہ نبی کریم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ سیدنا براء بن عازب ؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا کا خاتمہ کسی مومن کے ناجائز قتل سے اللہ تعالیٰ پر زیادہ ہلکا ہے'' (سنن ابن ماجہ:2619) دعا ہے اللہ رب العزت ہم سب کو ایک دوسرے کی عزت وآبرو کا محافظ بنائے اور وطن عزیز کو امن کا گہوارہ بنائے (آمین)

یہ عید کس کی ہے؟

قاری تاج محمد شاکر

یہ عید اُس کی جس نے رب کو منالیا ہے	اللہ کے در میں آ کر سر کو جھکا لیا ہے
جس نے صدق قلب سے اللہ سے معافی مانگی	اُس انساں نے اپنا مسکن جنت بنا لیا ہے
جو شاداں ہوا ہے رمضان کی آمد پر	اُس نے اللہ سے درجہ اپنا بڑھا لیا ہے
ہو جائے جس کے دل میں اللہ کا خوف پیدا	جہنم سے اُس نے اپنا دامن بچا لیا ہے
رمضان اور قرآن جس نے گواہ بنایا	اُس شخص نے سمجھو اپنا نصیبہ جگا لیا ہے
برسے گی اس پر رحمت شام و سحر اللہ کی	جس نے محمد عربی ﷺ کو اپنا رہبر بنا لیا ہے
حقیقت میں عید پڑھنے کے قابل ہی وہ بشر ہے	جس نے ہر اک گناہ سے خود کو ہٹا لیا ہے
شام و سحر جس کے کٹ جائیں روتے روتے	اُس شخص نے اس ماہ کی حقیقت کو پا لیا ہے
سخاوت کے اس ماہ جس نے دریا بہادیے ہیں	اُس نے اللہ کی اُلفت کو دل میں بسا لیا ہے
اللہ کی معصیت سے کر لے جو سچی توبہ	جہنم سے اس نے اپنا دامن چھڑا لیا ہے
خوش بختی ہے اس پہ نوید مغفرت کی	جس نے غرور نفس مٹی میں ملا لیا ہے
شرک و بدعت سے توبہ کرلی ہے جس انساں نے	چراغ ہدایت دل میں اُس نے جلا لیا ہے
یہ لباس رنگا رنگ کے زینت کیا بنیں گے	ہے اصل لباس تقویٰ جس نے سجا لیا ہے
ہر روز اس بشر کی عید سعید ہے	جس روز تاج نفس امارہ گرا لیا ہے

بقیہ: عیدالفطر خوشی کا تہوار

عید اجتماعیت کا مظہر:

عید جہاں خوشی کا مقام ہے وہاں غیر مسلموں کے لیے مسلمانوں کی اجتماعی قوت کا اظہار بھی ہے۔ اسی لیے اسے کھلے میدانوں میں جا کر ادا کرنے کا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے عذر (بارش) کی وجہ سے صرف ایک مرتبہ مسجد میں نماز عید ادا فرمائی۔ لیکن اب ہر جماعت اور مسجد والوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ہم اپنی الگ عید نماز پڑھیں۔ کسی دوسرے کو ترجیح دینا یا اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا ہم اپنے لیے عار سمجھتے ہیں حالانکہ اگر علاقہ بھر کی مساجد کی صرف ایک جگہ عید کی نماز ادا کی جائے تو بہت بڑا اجتماع بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وسیع القلبی کے ساتھ اتفاق و اتحاد کی دولت عطا فرمائے۔ آمین

راستہ کی تبدیلی:

عید گاہ سے واپسی پر راستہ تبدیل کرنے کا حکم ہے تاکہ کوئی گلی، کوئی راستہ اللہ کی تکبیرات سے خالی نہ رہ جائے اور ہر طرف مسلمانوں کی چہل پہل نظر آئے۔ عید والے دن عزیز و اقارب سے میل ملاقات بھی کرنی چاہیے، تحائف کا تبادلہ بھی بہت ضروری ہے کیونکہ یہ باہمی اُلفت و محبت بڑھنے کا موجب بنتے ہیں۔

□□□

جماعتی خبریں

انتقال پُرملال

گذشتہ دنوں محمد یعقوب روپڑی سرپرست جامعہ تعلیم القرآن والحدیث ساھوالہ سمبڑیال قضائے الٰہی سے وفات پاگئے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک سیرت، انتہائی خوش اخلاق، مہمان نواز اور علمائے کرام کے قدردان تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی حفظہ اللہ نے نہایت رقت آمیز انداز میں پڑھائی۔ نماز جنازہ میں اہل علاقہ اور علمائے کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ادارہ مرحوم کے لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کے ساتھ ساتھ اجر عظیم سے نوازے۔ آمین (ادارہ)

اعلانِ داخلہ

مدرسہ تحفیظ القرآن محمدی اہل حدیث شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد میں 8 شوال سے داخلہ جاری ہے۔ مدرسہ ہذا میں شعبہ حفظ کوئی جدت کے ساتھ جاری کیا گیا ہے۔ اپنے ہونہار بچوں کو تجوید کے ساتھ حفظ القرآن کی بہترین تعلیم دلوانے کے لیے مدرسہ ہذا میں داخل کروائیں (منجانب: قاری حبیب اللہ بسمل امام ومدرس محمد مسجد شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد)

دعائے مغفرت

حاجی محمد نعیم صادق کی اہلیہ اور حاجی سلیم طارق گگی ہٹی آف جہانیاں کی ہمشیرہ روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گئی ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ پابند صوم وصلوۃ، مہمان نواز اور خوش اخلاق تھیں۔ اس گھرانے کا حافظ عبدالوہاب روپڑی سے بہت تعلق تھا اور یہ گھرانہ شروع سے ہی علما کا قدردان اور علماء سے محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ تمام قارئین تہہ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین
(ادارہ)

خواتین پروگرام

اہل حدیث یوتھ فورس چک پنڈی ضلع گجرات کے زیر اہتمام خواتین کا پروگرام رکھا گیا جو تقریر اور اجتماع کے لحاظ سے بہت کامیاب رہا ہے۔ تمام اہل حدیث مرد حضرات اور خواتین کو چاہیے کہ وہ اپنے گھروں میں دینی پروگرام رکھا کریں اس سے معاشرے میں دینی ماحول کو تقویت ملے گی۔

دعوت افطار پروگرام

اہل حدیث یوتھ فورس چک پنڈی ضلع گجرات کے زیر اہتمام مورخہ 17 جولائی دعوت افطار پروگرام منعقد ہوا۔ جس کی صدارت قاری عبدالغفار صدیقی نے کی جبکہ مولانا عبدالرحمن خلیق، حافظ انعام اللہ کھاہی مولانا ذکاء اللہ نے خطابات کیے۔ یہ پروگرام بھی الحمدللہ بہت کامیاب رہا ہے۔ (منجانب: قاری عبدالغفار صدیقی 0333-8464179)

دعوت افطار پروگرام

جماعت اہل حدیث لاہور کے زیر اہتمام مورخہ 25 رمضان المبارک بروز جمعرات بعد نماز عصر جامعہ اہل حدیث لاہور میں دعوت افطار پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں مولانا ناصر مدنی اور مولانا شاہد محمود جانباز نے خطابات کیے۔ شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی حفظہ اللہ کی دعا سے یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔
(شعبہ نشر واشاعت جماعت اہل حدیث لاہور)

درس قرآن

27 ویں رات مرکز تقویٰ میں حضرت مولانا شاہد محمود جانباز درس قرآن ارشاد فرمائیں گے۔ تمام اہل اسلام سے اپیل ہے کہ اس ایمان افروز پروگرام میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(منجانب: انتظامیہ مرکز ہذا)

دعائے مغفرت

نائب امیر جماعت اہل حدیث واہگہ ٹاؤن ذوالکفل بٹ کی والدہ محترمہ گذشتہ دنوں انتقال کر گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند اور خوش اخلاق خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ و مناظر اسلام حافظ عبدالوہاب روپڑی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ اہل علاقہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین

(منجانب: شعبہ نشر و اشاعت جماعت اہل حدیث لاہور)

ضرورت شیخ الحدیث

مدرسہ دارالسلام کلیال وادی سون ضلع خوشاب میں ایک شیخ الحدیث کی ضرورت ہے۔ شیخ کے قیام و طعام کا خرچ بذمہ ادارہ ہے اور مشاہرہ بھی اچھا ہوگا۔ ان شاء اللہ

(منجانب: قاری شاہ محمد بلال ربانی 0333-6813820)

دعائے صحت

میری نانی محترمہ بہت بیمار ہیں تمام قارئین کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو جلد از جلد صحت فرمائے۔ آمین (دعا گو: عثمان سلفی، لاہور)

ربانیہ اسلامک سنٹر میں

تقسیم اسناد و انعامات

حفظ و تجوید و قراءت کے معیاری درسگاہ ربانیہ اسلامک سنٹر گوجرانوالہ میں تقسیم اسناد و انعامات کے موقع پر قاری محمد ادریس عاصم کی زیر نگرانی اور مولانا عبدالحمید ہزاروی کی زیر سرپرستی میں پہلا سالانہ ربانیوں کا اجتماع 6 جون بعد از نماز عشاء منعقد ہوا۔ جس میں سند فراغت حاصل کرنے والے 17 حفاظ و قراء میں اسناد اور قیمتی انعامات تقسیم کیے گئے۔ قاضی سعید، مولانا محمد جمیل اعوان، مولانا عبدالغنی محمدی، مولانا ابوبکر یزدانی، مولانا عمران عریف نے خطابات کیے۔ ان کے علاوہ وہ علماء جنھوں نے شرکت فرما کر پروگرام کو چار چاند لگا دیے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں: قاری محمد یٰسین محمدی، قاری محمد اعظم چشتی، علامہ ابرار ظہیر، قاری امتیاز محمدی، قاری محمد داؤد گوندلوی، مولانا عبدالقدوس صدیقی، قاری محمد آصف، مولانا عثمان بشیر سعیدی، قاری طاہر محمود صدیقی، قاری عدنان شفیق نورپوری و دیگر نے شرکت کی ہم ان سب کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ادارے میں برکتیں وسعتیں پیدا فرمائے اور تا قیامت قرآن وسنت کے اس گلشن کو آباد رکھے۔ آمین

(منجانب: قاری عنایت اللہ ربانی مدیر ربانیہ اسلامک سنٹر گوجرانوالہ (0300-6937340

دعائے مغفرت

مورخہ 24 جون بروز منگل مستری محمد حنیف، عبداللطیف، محمد رفیق، عبدالرشید، عبدالحفیظ کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک سیرت، خوش اخلاق، مہمان نواز، اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مولانا اصغر حازم نے رائے علی نواز اسٹیڈیم بھیچہ وٹلی میں پڑھائی۔ نماز جنازہ میں اہل علاقہ اور علمائے کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ قارئین تہہ دل سے دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین (دعا گو: مستری محمد حنیف)

اعلانِ تعطیل

موجودہ شمارہ دو اشاعتوں پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد یکم اگست تا 7 اگست کا شمارہ بوجہ تعطیلات عید الفطر شائع نہیں ہوگا۔ آئندہ شمارہ 8 تا 14 اگست کو شائع ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ شکریہ

(منیجر ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور)

نویز تحریک دعوت توحید کے سالانہ تبلیغی دورہ جات کی تفصیل

2013ء رمضان المبارک تا 2014ء رمضان المبارک

تعداد دورہ جات 214 ٹوٹل سفر تقریباً (85000) پچاسی ہزار کلومیٹر

تاریخ	دن	وقت + مسجد + مقام
26-08-2013	اتوار	مغرب: کوہڑ نزد چونگی
29-08	بدھ	عشاء: مسجد اہلحدیث ٹھوکر کی گوجرانوالہ
30-08	جمعرات	عصر: نزد چونیاں
10-09	منگل	عشاء: مسجد توحید محلہ دارالسلام بہاولپور شہر
11-09	بدھ	عصر: اوچ شریف ہوٹل
13-09	جمعہ	مرکزی مسجد منڈی یزمان بہاولپور
14-09	ہفتہ	مغرب: مسجد مزمل کوٹ لکھپت لاہور
21-09	ہفتہ	مغرب: فیصل آباد شہر
22-09	اتوار	مغرب: مسجد رحمانیہ ٹاؤن شپ لاہور
27-09	جمعہ	عشاء: مسجد اہلحدیث کرپالہ گوجرانوالہ
28-09	ہفتہ	جامعہ رحمانیہ 14 نمبر چونگی ملتان
		صوبہ سندھ
4-10	جمعہ	لطیف آباد حیدرآباد سندھ
5-10	ہفتہ	ظہر: ڈیپالپور شہر مرکزی مسجد + مغرب: بہاولپور شہر
6-10	اتوار	ظہر: مدرسہ محمدیہ میرپور کھیلو + مغرب: مرکزی مسجد پنوں عاقل + عشاء: مرکزی مسجد مارکیٹ بازار سکھر شہر
7-10	سوموار	ظہر: گوٹھ آرائیاں نزد لاڑکانہ + عصر: مرکزی مسجد کمانے والا لاڑکانہ شہر + عشاء: استاد محمد شہر
8-10	منگل	ظہر: سیہون شریف جامع محمدیہ + عصر: کوٹری + مغرب: حیدرآباد شہر
9-10	بدھ	صبح 10 بجے بدین شہر + ظہر: جامعہ بدیع العلوم مٹھی شہر (تھرپارکر) + مغرب: ہالا قریب + عشاء: گوٹھ حاجی سلطان
10-10	جمعرات	ظہر: چک 333 + مغرب: جیمس آباد عشاء: مرکزی مسجد لال باغ میرپور خاص
11-10	جمعہ	عشاء: سمورہ مسجد اہلحدیث مسجد مولانا عبدالغفار صاحب
12-10	ہفتہ	مغرب: بڈھیمیرن شہر + عشاء: مرکزی مسجد بحریہ روڈ
19-10	ہفتہ	کانفرنس میر کھال نزد راجووال
20-10	اتوار	جلسہ آرائیاں والا نزد گلن پور
21-10	سوموار	جلسہ نور پور نزد قصور
23-10	بدھ	جلسہ مریدکے
27-10	اتوار	درس باغبانپورہ لاہور
29-10	منگل	کانفرنس ساہیوال شہر
31-10	جمعرات	جلسہ شالامار ٹاؤن لاہور
1-11	جمعہ	عشاء: جلسہ سادھوکی
3-11	اتوار	عصر: ظفروال مغرب: منڈی بہاؤالدین
4-11	سوموار	عشاء: جلسہ رکن شہر نزد گجرات
9-11	ہفتہ	مرکزی مسجد حضرو (اٹک)
10-11	اتوار	حضرو (اٹک)
17-11	سوموار	جامعہ الہی ہری پور ہزارہ شہر
21-11	اتوار	درس عشاء: شاہدرہ لاہور
22-11	جمعہ	مرکزی مسجد حافظ غلام اللہ والی [illegible] شہر
23-11	ہفتہ	جلسہ امین آباد شہر (گوجرانوالہ)
26-11	منگل	مغرب: گاؤں چک 7 نزد چونگی
28-11	جمعرات	عصر: جنازہ کاموکی شہر
30-11	ہفتہ	درس ظہر: مسجد اہلحدیث نورپور نزد کھڈیاں عصر: مرکز ابوالقاسم چھانگا مانگا موڑ مغرب: مسجد کینیڈا کالونی چونیاں
2-01-2014	جمعرات	مغرب: مسجد اہلحدیث کرپالہ گوجرانوالہ
5-01	اتوار	ظہر: درس مرکزی مسجد سمندری مغرب: جلسہ ساہیوال
9-01	جمعرات	عصر: افتتاح مدرسہ کوٹ جلال دین چھانگا مانگا مغرب: درس بھیرو (گوڈی) عشاء: درس مرکزی مسجد [illegible] نزد کھڈیاں
12-01	اتوار	11 بجے صبح افتتاح مسجد کوٹ رادھا کشن
14-01	منگل	عصر: راجووال جنازہ مولانا یوسف صاحب عشاء: کانفرنس حافظ یونس صاحب دروغے والا لاہور
15-01	بدھ	کانفرنس کھوڑ نزد گوجرانوالہ
16-01	جمعرات	ظہر: راجووال، عصر: چھانگا مانگا موڑ مغرب: کھڈیاں عشاء: درس فیصل مسجد قصور
19-01	اتوار	عصر: کروال مسجد [illegible] مغرب: مدینہ مسجد [illegible] عشاء: رحمانی مسجد [illegible]
20-01	سوموار	مغرب: گلاں والی نزد [illegible] گوجرانوالہ
21-01	منگل	عصر: جلسہ خانقاہ ڈوگراں
23-01	جمعرات	صبح دس بجے ملتان، ظہر: گھروالی، عصر: علی پور عشاء: خیرپور سادات (مظفرگڑھ)
24-01	جمعہ	خطبہ جمعہ: علی پور
26-01	اتوار	مغرب: محمود بوٹی
28-01	منگل	مغرب: فیروز وٹواں
29-01	بدھ	مغرب: ریتلا ٹاؤن، عشاء: مسجد الرحمان سندر والا لاہور
30-01	جمعرات	صبح درس: عبداللہ بن مسعود جوہر ٹاؤن لاہور
31-01	جمعہ	مغرب: المہدی مسجد پنڈی سٹاپ عشاء: مسجد بلال ٹاؤن شپ
2-2	اتوار	توحید خاص سیمینار: عظمت توحید و حرمت رسول ﷺ شملہ پہاڑی پریس کلب لاہور
8-2	ہفتہ	ڈیفنس سوسائٹی کینال روڈ لاہور
9-2	اتوار	عشاء: ساہیوال
10-2	سوموار	چونگی شہر
14-2	جمعہ	محمدی مسجد فیصل آباد
15-2	ہفتہ	عشاء: اجلاس تحریک دعوت توحید + مسجد ابوہریرہ

21-2	جمعہ	عصر: تسین خانوال، مغرب: جوڑا مٹھاڑ، عشاء: کھڈیاں مسجد ڈوگرانوالی
22-2	ہفتہ	ظہر: کچی پکی، عصر: بھیڑ، مغرب: بھمیانہ ڈھنگ شاہ، عشاء: ڈھولن مٹھاڑ
23-2	اتوار	ظہر: چھانگا مانگا، مغرب: کوڑا دھا کشن
24-2	سوموار	ظہر: قصور، عصر: بھمیڑیاں، مغرب: تسین خانوال، عشاء: فتوحی والا
25-2	منگل	ظہر: قصور، عصر: تھتو پوریاں، مغرب: وڈانہ
26-2	بدھ	ظہر: کوٹ، عصر: راجہ جنگ، مغرب: سٹوکی، عشاء: میر محمد
28-2	جمعہ	مغرب: جامع مسجد لیلیانی، عشاء: کاہنہ بازار والی مرکزی مسجد
1-3	ہفتہ	عصر: ڈھینگ موڑ، مغرب: چوکی
2-3	اتوار	مغرب: مسجد توحید قصور، عشاء: کھڈیاں خاص
4-3	منگل	ظہر: راناخانوال، عصر: اٹکل پور، مغرب: رائے ونڈ
5-3	بدھ	عصر: مدرسہ للبنات ملتان شہر، مغرب: مرکزی مسجد اہلحدیث و مدرسہ ملتان، عشاء: کانفرنس ملتان شہر
6-3	جمعرات	ضلع قصور
7-3	جمعہ	عصر: قصور شہر، مغرب: کھڈیاں، عشاء: نور پور تھم
8-3	ہفتہ	ظہر: مسجد توحید، عصر: جامعہ فریدیہ
9-3	اتوار	2 بجے قصور شہر توحید خالص سیمینار + عظمت توحید + حرمت رسول ریلی
17-3	سوموار	عصر: ہڑپہ بائی پاس، مغرب: 186/9.L، عشاء: 138/9.L
18-3	منگل	عصر: 110/12-L چیچہ وطنی، مغرب: گوشالہ 109/7-R چیچہ وطنی
19-3	بدھ	عصر: 168/9-L چیچہ وطنی، مغرب: نور شاہ، عشاء: 64/4-R
20-3	جمعرات	عصر: 77/5-R، مغرب: 149/E-B، عشاء: ترکھنی اڈہ
22-3	ہفتہ	عشاء: کانفرنس چک 261 پھاٹک نزد گگو
23-3	اتوار	عصر: عارف والا شہر، مغرب: 145/9، عشاء: کسووال
24-3	سوموار	عصر: چیچہ وطنی، مغرب: 106/9-L، عشاء: 86 چک
25-3	منگل	مغرب: مسجد اہلحدیث حبیب آباد
27-3	جمعرات	عصر: ساہیوال
28-3	جمعہ	جمعہ: مرکزی مسجد اہلحدیث فورٹ عباس، عشاء: کانفرنس حاجی پور
1-4	منگل	عصر: نور پور، مغرب: 90-D، عشاء: دادو معالی
2-4	بدھ	عصر: نکہ پاس، مغرب: پاکپتن، عشاء: 175/9-L
3-4	جمعرات	ظہر: فرید کالونی ساہیوال، عصر و مغرب: جامع عثمانیہ، عشاء: ساہیوال شہر
5-4	ہفتہ	مغرب: نزد یوسف والا، عشاء: چک 57 ساہیوال
6-4	اتوار	توحید خالص سیمینار، عظمت توحید، حرمت رسول ریلی، جامع مسجد العزیز جی ٹی روڈ ساہیوال

11-4	جمعہ	جامعہ اسلامیہ للطالبات براستہ ریالہ خورد
13-4	اتوار	مغرب: مسجد المالک جوڑے پل لاہور
19-4	ہفتہ	مغرب: تلکن پور، عشاء: فتح محمد
20-4	اتوار	مغرب: مسجد تقویٰ اسلامیہ کالونی لاہور
24-4	جمعرات	مغرب: نجابت نزد منڈی عثمانوالہ، عشاء: قصور
25-4	جمعہ	مغرب: کانفرنس ڈھنگ شاہ واڑے والی
27-4	اتوار	ظہر: دالگراں چوک، مغرب: مدرسہ [illegible] ریالہ خورد
3-5	ہفتہ	عشاء: کانفرنس شیخوپورہ
4-5	اتوار	ظہر: کاموکی مسجد ربانی اہلحدیث
5-5	پیر	مغرب: ساہیوال مسجد صدیق اکبر بشیر کالونی
9-5	جمعہ	عصر: کاموکی اہلحدیث مسجد، مغرب: محمدی مسجد گوجرانوالہ، عشاء: مسجد عمر فاروق ایمن آباد
10-5	ہفتہ	صبح 10 بجے تلونڈی، ظہر: سیم پورہ، 2 بجے بھڑی محلہ، عصر: حافظ آباد، مغرب: جیوکے، عشاء: ڈاہرانوالی
11-5	اتوار	عصر: کوٹلانوال، مغرب: رسول پور، عشاء: کیلیانوالہ
12-5	پیر	ظہر: ٹبہ حالی، عصر: مرالی والا، مغرب: نوشہرہ ورکاں
13-5	منگل	ظہر: منڈیال، عصر: تیکے، مغرب: ایمن آباد
14-5	بدھ	ظہر: پانوالہ، عصر: گکھڑ مسجد توحید گنج، مغرب: راہوالی، عشاء: شاہین آباد گوجرانوالہ
15-5	جمعرات	ظہر: قلعہ دیدار سنگھ، عصر: گرجاکھ، مغرب: منڈیرو
16-5	جمعہ	جمعہ: جامع مسجد گوجرانوالہ، عصر: قلعہ میاں سنگھ، مغرب: شیراکوٹ، عشاء: مسجد مقدس صادق روڈ
17-5	ہفتہ	8 بجے صبح مسجد المکرم گوجرانوالہ شہر، عشاء: لاہور کانفرنس
18-5	اتوار	توحید خالص سیمینار، عظمت توحید، حرمت رسول ریلی، جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
14-6	ہفتہ	عصر: چونیاں، مغرب: تلکن پور
15-6	اتوار	ظہر: الہ آباد، عصر: چونیاں، عشاء: ننکانہ
16-6	پیر	ظہر: تھم، عصر: الہ آباد، مغرب: کھڈیاں، عشاء: قصور
17-6	منگل	ظہر: چوکی، عصر: چونیاں، مغرب: الہ آباد، عشاء: کوٹڑی
18-6	بدھ	ظہر: تھم ادا، عصر: کوٹ جلال دین، مغرب: چھانگا مانگا، عشاء: تھم گاؤں
19-6	جمعرات	ظہر: کوٹڑی، عصر: الہ آباد، مغرب: چونیاں
20-6	جمعہ	مغرب: تلکن پور، عشاء: اختر آباد
21-6	ہفتہ	ظہر: کوٹ رادھا کشن، عصر: چوکی، مغرب: حبیب آباد
22-6	اتوار	ظہر: بھوئے آصل، عصر: خانکے موڑ، مغرب: چونیاں
23-6	پیر	ظہر: تلکن پور، عصر: شاہکوٹ، مغرب: الہ آباد
24-6	منگل	ظہر: ڈھنگ شاہ، عصر: ارجن سنگھ، مغرب: ہر چوکی
25-6	بدھ	توحید خالص سیمینار، عظمت توحید، محبت رسول ریلی، بلدیہ ہال چونیاں

مؤسس اول
حضرت صوفی ولی محمد رحمہ اللہ
متوفی 1975ء

مؤسس ثانی
ابو الحسنات مولانا علی محمد سعیدی رحمہ اللہ
متوفی 1987ء

ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر رحمہ اللہ
شہادت 2012ء

حافظ مسعود اظہر حفظہ اللہ
2012ء

خوشخبری
وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق شدہ

داخلہ جاری ہے

تمام تر سہولتوں سے مزین جنوبی پنجاب کی منفرد اور مثالی درسگاہ

خوشخبری
جامعہ اسلامیہ مدینہ نبویہ سے الحاق شدہ

جامعہ سعیدیہ سلفیہ ®

ایک علمی ودعوتی مرکز، رجوع الی الکتاب والسنہ کی تحریک، جامع اور مکمل اسلامی نظام زندگی کا علمبردار ادارہ ہے

سات سالہ کورس
علوم اسلامیہ
مع
میٹرک، ایف اے، بی اے

ایک سالہ کورس
تجوید
مع
منزل

تین سالہ کورس
حفظ
مع
مڈل

دو سالہ کورس
عربی لینگویج
مع
گرامر

خصوصیات
- مسلکی تعصب اور فرقہ واریت سے پاک خالص علمی ماحول
- دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کا اہتمام
- تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی تربیت کا اہتمام
- قیام وطعام اور علاج ومعالجہ کی مثالی سہولیات
- کہنہ مشق مستند اور تجربہ کار اساتذہ کی خدمات
- اچھی کارکردگی کے حامل محنتی طلبہ کیلئے گراں قدر انعامات

ڈاکٹر حافظ مسعود عبدالرشید اظہر
رئیس المرکز الاسلامی الحدیث • الجامعة السعیدیة السلفیة خانیوال

رابطہ
0333-5176493
065 - 2552317
Email:
jmia.saeedia@hotmail.com
j.saeedia

WEEKLY
TANZEEM AHL-E-HADITH CPL-104
LAHORE

اعلان داخلہ

دینی اور عصری تعلیم ایک ساتھ

دینی نصاب

میٹرک کی کلاسز

مڈل پاس طلباء کے لیے

ان والدین کے لیے بہترین موقع وسائل کم ہونے کی وجہ سے جن کے بچوں کے لیے حصول تعلیم مشکل ہے

داخلہ 10 شوال سے شروع ہوگا

منجانب: سید جنید غزنوی مہتمم دارالعلوم تقویۃ الاسلام

مدرسہ غزنویہ 4 شیش محل روڈ، لاہور

رابطہ نمبرز: 0313-4600183/0335-1443583/042-337112045